نمبر
دار الامان قادیان مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۴ء
جلد ۸

کلمات طیبات یا ملفوظات احمدیہ

علیہ السلام و التحیۃ

گذشتہ اشاعت سے آگے

دنیا میں یہی دستور قاعدہ ہے کہ جب مثلاً محکمہ بندو بست ایک جگہ کام کرتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ محکمہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ و السلام دنیا میں آتے ہیں۔ ان کے آنے کی ایک غرض ہوتی ہے اور جب وہ پوری ہو جاتی ہے پھر وہ رخصت ہو جاتے ہیں۔

لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھکر کوئی خوش قسمت اور قابل فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو **کامیابی** آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ ایسے زمانہ میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ مجذوم کیطرح بگڑ چکی ہوئی تھی اور آپ اُسوقت رخصت ہوئے جب آپنے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا۔ اور توحید پر قائم کر دیا آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے تیار کئے تھے جن کو رات دن اُن کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملتا تھا۔ وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور خود حضرت مسیح کو انکے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا۔ یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ حواری انکو چھوڑ کر چلے گئے۔ ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی۔

حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے۔ اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے۔ اور اُنکے بعد اُن کا خلیفہ اور جانشین اُسکا فاتح ہوا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے۔ اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جسکی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اُسکو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے آپ کی **روحانیت** کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اُس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لیے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوۃ کے سارے ہی پہلو ایسے روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اُسوقت گئے جب ہر تاریکی کو دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوۃ کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور معجزات اب نہیں ہیں۔ قصے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اسوقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے

مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔

اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انھوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے۔ اور صدہا ایسے ہیں جنھوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔

اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا

جو میں دکھا سکتا ہوں۔

جسطرح یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھکر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو۔ ایک موقع مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اُسکو چھوڑ بیٹھے اور جو اُن میں بھی خاص تھے ایک تیس روپیہ کے لالچ سے اُسکو گرفتار کرا دیا اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت موسیٰ کا ...

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کارخانہ کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

... قرآن شریف اپنی تعلیم ...

تکمیہ اور اپنے ۹ فروری کو پورٹ آرتھر پر گولہ باری کی رو سے سمجھ ... ان کے روسی جہازوں پر بھی روسی اور [illegible] کی جہاز پالشوا اور کروزر جہانات ٹویٹا۔ سٹولڈ اور نوؤک کو نقصان پہنچا۔ اسمانی جہاز پالشوا کا وزن ۱۱ ہزار ٹن ہے اور رفتار ۱۹ میل ہے جہاز نسبتاً پرانا ہے۔ کروزر ڈیانا کا وزن ۶۶۳۰ ٹن اور رفتار ۲۰ میل ہے۔ وہ تیز ترین کروزر تھا۔ (وطن) شبخون میں جن دو روسی مسافی جہازوں کو نقصان پہنچا تھا۔ وہ کنارے کو لگا دیئے گئے ہیں۔ گہرے پانی میں رکھنے کی صورت میں ان کے ڈوب جانے کا اندیشہ تھا۔ ان دونوں جہازوں کی وجہ سے پورٹ آرتھر کے بندر کا دہانہ رک گیا ہے۔ ۹ فروری کو بحری معرکہ میں جاپانی ایڈمرل ٹوگو بھی موجود تھا۔ جاپانی بیڑہ میں چھ مسافی جہاز تھے۔ مفصل حالات یہ ہیں۔ شبخون کے بعد جاپانی بیڑہ واپس چلا گیا۔ دوسرے دن دس بجے چار جاپانی کروزر پورٹ آرتھر کے قریب آئے روسی جہازات نے ان کو حملہ آور سمجھ کر تعاقب کیا۔ کچھ دور گئے تھے کہ جاپانی بیڑہ کا بڑا حصہ لڑائی پر تیار پایا گیا۔ اور دونوں بیڑوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ پورٹ آرتھر کے بحری قلعوں سے بھی جاپانی بیڑہ پر گولہ باری کی گئی۔ کچھ دیر لڑائی کرنے کے بعد جس میں متذکرہ بالا روسی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ جاپانی بیڑہ واپس چلا گیا۔ بظاہر حالات اس کے کسی جہاز کو کوئی صدمہ نہ پہنچا۔

تیسرا معرکہ اسی دن ۹ فروری کو جاپانی بیڑہ کا ایک حصہ کوریا کے بندرگاہ چلفو میں پہنچا۔ وہاں دو روسی جنگی جہاز کروزر وریاگ و کروزر کوریٹز موجود تھے۔

آخرالذکر جاپانی گولوں سے غرق ہو گیا اور وریاگ جل اٹھا اور بالکل نکارہ ہو گیا۔ اس کے کچھ ملاح خشکی پر پہنچ گئے۔ جن کو جاپانیوں نے پکڑ لیا۔ باقی غرق ہو گئے۔ جاپانی بیڑہ کا خفیف نقصان ہوا۔ اس بیڑہ کی پناہ میں معمولی جہازوں پر چند ہزار جاپانی فوج بھی گئی تھی۔ جو بندر میں اتار دی گئی۔ خبر ہے کہ اسی دن مغربی و جنوبی کوریا کے کئی دیگر موقعوں پر بھی جاپانی فوج اتاری گئی کروزر وریاگ کا وزن ۶ ہزار ٹن تھا۔ اور رفتار ۲۵ میل پچھلے سال یہ جہاز خلیج فارس اور کراچی ہوتا ہوا خلیج فارس کی طرف گیا تھا اور بیان کیا گیا تھا کہ اس عظیم الشان جہاز کو دیکھ کر باشندگان سواحل خلیج فارس روس کی طاقتوری کے اور بھی قائل ہو گئے۔ مگر جاپانی طاقت نے جس کا نام بھی شاید وہاں کے اکثر لوگ نہ جانتے ہوں گے۔ اس عظیم الشان نشان کو چشم زدن میں نابود کر دیا۔

چنانچہ وریاگ کی کلائی کا خیال دور کرنے کیلئے انگریزی حکومت نے اپنی دونوں دو طاقتور جہاز وہاں بھیجے تھے اور لارڈ کرزن بھی زیادہ تر اسی خیال کو بالکل محو کرنے کے لئے جرار بیڑہ طاقتور جہازوں کا ہمراہ لے گئے تھے۔ (وطن) امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ بالکل الگ تھلگ رہیگی۔ جاپانی حکومت نے بھی نامہ و پیام کے متعلق طویل بیان شائع کرکے کہا ہے کہ جاپان نے کیونکر جنگ شروع کی۔ متذکرہ بالا واقعات کی وجہ سے یورپ کی منڈیوں میں روسی ہنڈیکا بھاؤ ڈیڑھ فیصدی گر گیا۔ اور جاپان کی ہنڈیکا بھاؤ ۲ فیصدی بڑھ گیا۔ تمام دنیا کے اخبار جاپان کو اس شاندار ابتدا پر مبارکباد دے رہے ہیں حتی کہ جرمن اخبار بھی۔ جو پہلے جاپانیوں پر تمسخر اڑاتے تھے۔ اب اس کے برعکس روسیوں پر قہقہہ لگا رہے ہیں جو جاپان کو بلا اعلان حملہ کرنے پر ملزم بنا رہے ہیں۔ زار نے آج منشور شاہی صادر کیا ہے جو جنگ کے اعلان کے مرادف ہے جن بری اور بحری ماہران فن نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ جاپانی اعلےٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے قیاس کی صحت پر خوش ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پورٹ آرتھر والے حملہ تار پیڈوں نے ہمارے قیاس کو حرف بحرف صحیح ثابت کر دکھایا ہے ایک اعلےٰ افسر بحری کا بیان ہے کہ جاپانی ملاح دنیا بھر میں بہترین ہیں۔ چند روز کی تربیت کے بعد وہ بڑے سے بڑے جہاز کو چلانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ فوجی مبصروں کی رائے ہے کہ جاپانی سپاہی بھی اپنے بحری بھائیوں کی طرح دنیا کو اپنے کارناموں سے حیران کر دیں گے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ بحری افسروں کی کمی کی وجہ سے روسی بحری فوج کے تمام آنسائینوں کو اعلےٰ عہدے لفٹنٹ وغیرہ کے دیئے گئے ہیں (آنسائین بحری فوج میں سب سے چھوٹا عہدہ دار ہوتا ہے جسے حوالدار کے مشابہ سمجھنا چاہئے۔ (وطن) زار نے ان کو بروقت ترقی ان الفاظ سے مخاطب کیا کہ ایک دغاباز دشمن نے رات کی تاریکی میں بلا کسی اشتعال اور وجہ موجب کے ہمارے قلعہ اور بیڑہ پر حملہ کیا ہے۔" ایڈمرل گورنیو جاپانی سفیر سینٹ پیٹرز برگ سے روانہ ہو گیا ہے پورٹ آرتھر کے معرکہ سے یورپ کے اخبارات کا انداز بدل گیا ہے۔ وائنا دارالخلافہ آسٹریا کے کئی اخبارات جاپانیوں کے نمایاں کارناموں کے بے انتہا تعریف کر رہے ہیں۔ اور برلن کے لوگ بھی بالعموم جاپانیوں کے مداح دیکھے جاتے ہیں۔ چیمولپو کے روسی جہاز وریاگ اور کوریٹز کے تباہ ہونے پر ان کے ملاحوں وغیرہ نے فرنچ جہاز پاسکل پر پناہ لی۔ بقول رائٹر پورٹ آرتھر کے معرکوں میں ۱۰ روسی ہلاک اور ۴۴ زخمی ہوئے۔ انگلستان نے بھی منجملہ ان کے الگ تھلگ رہنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تمام انگریزی بندرگاہوں کو حکم پہنچ گیا ہے کہ فریقین کے جہازوں کو جو کوئلہ خریدنا چاہیں صرف اسی قدر دیا جائے جس سے وہ اپنے ملک کے قریب ترین بندر تک پہنچنے کے قابل ہو جائیں۔ فرنچ وزیر خارجیہ ایم ڈلکاسی نے فرنچ پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ [illegible] شان ہیکوان پر فرنچ فوج کے قابض ہونے کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی۔ مانچوریا میں روسی ریلوے کا ایک پل (غالباً انہی جاپانی انجینیروں میں سے کسی نے جو قلیوں کے بھیس میں لائن پر چھپے ہوئے ہیں۔ وطن) اڑا دیا ہے۔ اس حادثہ میں ۳۰ روسی ہلاک ہوئے۔ کوریا کے مقامات ہے۔ چنگ سینگان اور تاسی جیو کے درمیان ڈاکوؤں نے تار کاٹ دیا ہے۔ جاپان کے شہروں اور چین کے بندر شنگھائی میں جاپانی فتوحات پر بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ روسی فوج دریا مانچوریا کی طرف سے دریا یالو کو عبور کرکے کوریا میں داخل ہو گئی ہے اور جنوب کی طرف بڑھتی آ رہی ہے۔ انگلستان امریکہ کی مندرجہ بالا تجاویز کا موید رہے گا۔ تمام مبصرین کا اتفاق ہے کہ ابتدائی بحری فتوحات سے جاپان بری فوج کو جہاں چاہے لانے اور پہنچانے کے قابل ہو گیا ہے جاپانی اور روسی افواج کے ہمراہ انگلستان کی طرف سے چند فوجی افسر رہیں گے (ایک مبصر نے لکھا ہے یہ افسر اسلئے ساتھ رہیں گے کہ فریقین کی نگرانی کرتے رہیں اور اس کا خیال رکھیں کہ وہ راہ راست سے تجاوز نہ کرنے پائیں" یہ غلط ہے انگلستان یا کسی اور طاقت کو منصب جز کا منصب حاصل نہیں۔ ہر سلطنت جس کے فریقین سے سفارتی تعلق ہوں۔ بموقعہ جنگ اپنے بحری اور بری افسر مقابل افواج کے ساتھ رہنے کو بھیج سکتی ہے جس کے بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے واقعات کو مشاہدہ کرکے طریق معرکہ آرائی وغیرہ کے متعلق اپنے تجربہ اور علم کو ترقی دیں اور جو بات مفید نظر آئے اس کو اپنی فوج میں بھی رائج کرنے کیلئے نوٹ کر لیں اور کل مشاہدات کا لب لباب اپنے محکمہ جنگ کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ اگر وہ کسی امر کو پسند کرے تو اپنے افسروں اور فوج کو اس سے آگاہ کرے۔ چنانچہ جنگ ہسپانیہ اور امریکہ و محاربہ ٹرانسوال میں ترکی افسر بھی اسی غرض سے بھیجے گئے تھے اور یقیناً محاربہ جاپان و روس میں بھی انگلستان کے علاوہ ترکی اور دیگر سلطنتیں بھی اپنے افسر فریقین کو مختلف وسطوں کے ساتھ مامور کریں گی۔ وطن) ہندوستان سے بھی غالباً انگریزی حکومت چند فوجی افسر اس کام کیلئے منتخب کریگی۔

بقول ٹائمز مانچوریا میں روسی فوج کی جمعیت کا جو اندازہ کیا جاتا رہا ہے۔ وہ مبالغہ آمیز تھا درحقیقت اتنی فوج نہیں۔ ایک نیم سرکاری تار کا خیال ہے کہ جاپانی و مانچوری قلی مانچوریا ریلوے کے اکثر حصوں کو مسمار کر دیں گے۔

مونا گشکارہ [illegible] خبر ہے کہ چند جاپانی کروزر جہازوں نے ۳ روسی باربرداری کے فوجی جہاز جن پر دو ہزار بری سپاہ سوار تھی۔ پکڑ لئے ہیں۔ یہ روسی سپاہ اب ان کے ہاتھ میں بطور اسیران جنگ محبوس ہے۔ ابتداء۔ انگریزی گورنمنٹ کا بیان ہے کہ جنگ کی ابتدا روس کی طرف سے ہوئی۔ سب سے پہلا گولہ بمقام چلفو ایک روسی جہاز نے چلایا۔ اس کے بعد جاپانیوں نے بحری شبخون ماری۔ مذکورہ بالا غرق شدہ روسی جہازوں میں ایک جہاز مسمی کتاریٹزو سلیو بحیرہ اسود کے روسی والینٹیر بیڑہ کا تھا جو نہایت شاندار اور مستحکم جہاز ہے۔ اور نیم جنگی جہاز کا کام دے سکتا ہے۔

جاپانیوں نے ایک اور روسی جہاز ناک بنام مونگولیہ غرق کر دیا ہے۔

روس کا اندازہ روسی ان نقصانات اور شکستوں کو صبر و حوصلہ کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ ان کو بھروسہ ہے کہ خشکی پر ہم ان شکستوں کا بدلہ لیں گے **واپسی** ایک روسی بیڑہ جس میں مسافی جہاز اوسلیابیا۔ درجہ دوم کے کروزر اروار اور دمتری ڈونسکوئی اور دو تارپیڈو شکن جہاز ہیں راستہ سے پلٹ گیا ہے۔ یہ بیڑہ یورپ کی طرف سے مشرق اقصےٰ کیطرف آ رہا تھا۔ اور نہر سویز سے گذر چکا تھا۔ وہ ابھی کولمبو کے قریب پہنچا تھا۔ اسے واپس بلا لینے میں روس نے عقلمندی سے کام لیا ہے۔ غالباً وہ روس واپس نہیں جائے گا بلکہ نہر سویز کے قریب لنگرزن ہوگا۔ جہاں پہلے سے چند اور روسی جہاز موجود ہیں اور شاید اس بیڑہ کو ہمراہ لیکر پھر مشرق اقصےٰ کو بڑھیں یا ابھی اور جہازوں کے یورپ سے آنے کا انتظار کریں۔ وطن) روس نے ویلنٹے کو [illegible] خریدنے کی جو فرمائشیں کر رکھی تھیں ان کو بھی منسوخ کر رہا ہے۔

فرانس لنڈن میں حیرانی ہے کہ فرنچ لوگ خلاف معمول اس پرآشوب موقعہ پر قابل تعریف ضبط و وقار سے کام لے رہے ہیں جاپان کی فتح اور اپنے دوست روس کے نقصانات پر کسیطرح کا اندیشہ و تردد ظاہر نہیں کیا۔ **انگریزی حکومت** نے سر ولیم نکلسن اور کرنل جیمز ہالڈین کو جاپانی فوج کے ہمراہ بطور ناظم رہنے کیلئے منتخب کیا ہے۔ وہ دونوں ولایت سے روانہ ہو گئے ہیں۔ جھیل بیکال کے منجمد سطح پر عارضی ریل بچھانے کے علاوہ اس پر پختہ پل بھی تیار ہو رہا ہے روسی ٹھیکہ داروں نے ذمہ لیا ہے کہ وہ ۲۸ فروری تک یا اس سے بھی پہلے اسے مکمل کر دیں گے۔ روسی حکومت نے ان لوگوں کو جن کے پاس روسی سرکاری ہنڈیاں اور ڈسپنسری نوٹ ہیں۔ مطلع کیا ہے کہ وہ اس اندیشہ سے کہ کہیں انکا نرخ اور نہ گر جائے انکو اونے پونے داموں پر فروخت کرکے خسارہ نہ اٹھائیں روس کی مالی حالت نہایت مستحکم اور عمدہ ہے یہ عارضی مشکلات ہیں جلد صورت بدل جائیگی۔ یہ اعلان بتاتا ہے کہ کل روس میں کیسی تشویش اور گھبراہٹ پھیل رہی ہے فرانس کے شمالی ساحل کے بندر بریسٹ اور جنوبی ساحل کے بندر طولون میں متعدد کروزر اور تارپیڈو شکن جہاز مشرق اقصےٰ کی طرف جانے کو تیار ہو رہے ہیں۔ اور کوئلہ کی مقدار عظیم بسرعت تمام سیگون (مشرقی فرنچ مقبوضہ [illegible] کے بندرگاہ) کو بھیجی گئی ہے

۱۲ فروری آج ایک جاپانی دخانی جہاز کولمبو سلامت پہنچا۔ وہ لنڈن سے آیا ہے اسکے سلامت پہنچنے کی مطلق امید نہ تھی۔ خیال تھا کہ جو روسی جنگی بیڑہ اسوقت سویز اور کولمبو کے درمیان ہے وہ اسے ضرور پکڑ لے گا یا غرق کر دے گا۔ جاپانی جہاز کے کپتان کا بیان ہے کہ اس نے جہاز کا رنگ بدل دیا۔ پورٹ سعید پہنچکر پھر اصلی حیثیت پر لا آگیا۔ سویز میں اس نے ایک روسی مسافی جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں

بہ نہیں بتایا گیا۔ روس میں جاپانیوں کی متواتر فتوحات سے ایسی .... گھبراہٹ پھیل گئی ہے کہ بینک کے پاس روسی سرکاری نوٹ پہنچ رہے ہیں اور بڑے خسارہ پر ان کو بیچتے جا رہے ہیں اور کئی روسی بینک دیوالہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جاپانی کوریا کے مختلف مقاموں پر لگاتار فوج اتار رہے ہیں۔ روسی سفیر پاولوف مع عملہ سیول سے چین کو روانہ ہو گیا ہے۔ جہاز ورانگ بھی غرق ہو گیا تھا۔ اس جہاز کو رینز اور باربرداری کے جہاز سنگری کے بھی روسی ملاحوں نے فرنچ اطالین اور انگریزی جنگی جہازوں پر پناہ لی تھی۔ ان کی نسبت جاپان نے منظور کر لیا ہے کہ انہیں پناہ دہندہ جہازوں کے کپتان تا اختتام محاربہ جنگ میں شریک نہ ہونے اور مجوزہ مقام نظربندی سے بھاگ نہ جانے کا عہد لے کر جنوبی ہند شانگھائی کو بھیج سکتے ہیں۔ چند روسی جنگی جہاز بحر روم بیڑہ کے ۲۲ جنوری کو مشرقی افریقہ کے فرنچ بندرگاہ جیبوتل میں پہنچے۔ جہاں انہوں نے کوئلہ لیا۔ اور چار ماہ حال تک معاون جہاز آ ملے۔ باربرداری کے جہاز ساتھ ہیں۔ تین تارپیڈو شکن اور چند تارپیڈو کشتیوں کے انتظار میں جو سویز سے روانہ ہو چکے ہیں وہیں رہینگے اس کے علاوہ کئی اور روسی تارپیڈو کشتیاں اور جہازات باربرداری بھی نہر سویز سے گذر رہے ہیں۔ یہ بھی بیڑہ کو جیبوتل جا ملیں گے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو جزیرہ سی کوئی والا خیال صحیح نہ ہوا۔ (وطن)

ٹائمز جاپانیوں کی مستعدی، پھرتی، دلاوری، باقاعدگی و حسن انتظام کی تعریف کر کے قیاس ظاہر کرتا ہے کہ خشکی کی لڑائی میں بھی وہ ویسے ہی صفائی کے ہاتھ دکھائیں گے جیسے کہ بحری معرکوں میں دکھا چکے ہیں۔

جاپانی بندر کی مسماری ۔ خبر ہے کہ روسی جنگی جہازوں نے جاپان کے بندر ہاکوڈیٹ پر گولہ باری کر کے اسے تودہ خاکستر بنا دیا ہے۔ ہاکوڈیٹ جاپان کے شمال مغربی ساحل کا ایک نہایت آباد اور بارونق بندرگاہ ہے۔ وہ روسی بندر ولاڈی ووسٹاک کے محاذ اس سے تین چار سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

پورٹ آرتھر اور چلفو سے جہاں پہلے معرکے ہوئے ہاکوڈیٹ بخط مستقیم علی الترتیب پندرہ سو اور بارہ سو میل کی مسافت پر ہے کہ گویا میں لڑائی جاری ہے کس سے اور کن کی؟ یہ نہیں بتایا گیا۔ (وطن)

۱۰ر فروری کو جاپان نے بھی باضابطہ جنگ کا اعلان کر دیا۔ افواہ ہے کہ جاپانیوں نے دو روسی کروزر بھی پکڑ لئے ہیں۔ ایک انگریزی سٹیمر کپتان نے جو آج کولمبو پہنچا ہے۔ بیان کیا کہ روسی بحر روم بیڑہ کے دو کروزر اور چار تارپیڈو … بندر جیبوتل میں داخل ہونے کو کوئلہ لیکر فوراً روانہ ہو گئے تھے۔ اس پر اسرار بیڑہ کی نقل و حرکت کے متعلق … خبر ہے۔ فرنچ بندر جیبوتل سے کولمبو سات دن کا راستہ ہے یعنی عدن کی نسبت قریب تر ہے۔ ایسے اتفاقیہ ساتھ روسی بیڑہ کے نقل و حرکت کرنے سے کولمبو (انگریزی جزیرہ سیلون یا لنکا کے صدر مقام) میں عجیب و غریب افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے سرکاری خزانہ احتیاطاً یہاں سے جزیرہ کے اندرونی قصبہ کانڈی کو بھیجا جائیگا۔ روسی کولمبو پر دھاوا کرنے اور اسے لوٹنے کا قصد رکھتے ہیں۔ کولمبو میں گو اس وقت کوئی انگریزی جنگی جہاز نہیں۔ تاہم سات بیٹریاں کلاں توپوں کی وہاں کے قلعوں میں موجود رہیں۔

بحر ہند کے جس قدر تجارتی سٹیمر مشرق اقصیٰ کو جاتے ہوئے کولمبو وارد ہوتے ہیں۔ جاپانی قونصل ان کو تا اطلاع ثانی احتیاطاً وہیں ٹھیرا لیتا ہے۔ … جاپانی جہازوں کے ملاح کولمبو کر جب اپنے ملک کی فتوحات کی خبریں سنتے ہیں تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور بے اختیار اچھلنے کودنے لگ جاتے ہیں۔

جاپانی بندر ہاکوڈیٹ پر بیس روسی جہازوں نے گولہ باری کی وہ ولاڈی ووسٹاک سے گئے تھے (عام خیال تھا کہ ولاڈی ووسٹاک کے قریب سطح برف سے منجمد ہو رہی ہے اس لئے اس بندر میں جو روسی جہاز موجود ہیں وہ برف کے پگھلنے تک باہر نہ نکل سکینگے۔ شاید اکثر یہ معلوم نہ تھا کہ وہاں روس کے پاس ایک جہاز برف توڑنے والا موجود ہے جو ایک حرکت میں سو فٹ کی طوالت اور آٹھ فٹ کے عرض میں کئی فٹ موٹی تہ برف کی ہٹا دیتا ہے یعنی اس حساب سے وہ چند گھنٹوں میں جہازوں کیلئے راستہ بنا سکتا ہے۔ (وطن)

لنڈن ۱۳ر فروری ۔ روسی جہاز انیسی پورٹ آرتھر میں۔ ایک تارپیڈو سرنگ سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو گیا۔ چار افسر اور ۹۲ ملاح ہلاک ہوئے چار روسی جنگی جہازوں نے جو غالباً ولاڈی ووسٹاک سے آئے تھے جاپانی صوبہ … کے ساحل کے قریب دو جاپانی تجارتی جہازوں پر گولہ باری کی ایک غرق ہو گیا۔ دوسرا بچکر بندر … میں پہنچ گیا۔ … (وطن) ایک روسی تارپیڈو شکن اور ایک آسٹروی تجارتی جہاز جس پر روس کے لئے کوئلہ بار تھا پورٹ سعید (مصر) میں لنگر زن تھے۔ مصری حکومت نے ان کو فوراً چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ روس نے ایک تارپیڈو جہاز کو سویز کے بندر میں رکھنے کی اجازت چاہی تھی۔ مصری حکومت نے انکار کر دیا کیونکہ ایسی اجازت دینا قانون ملک کے رو سے جائز نہیں۔ یہ قانون چاہتا ہے کہ جو ملک لڑائی سے الگ تھلگ رہے وہ کسی فریق کو پناہ نہ دے جس سے دوسرے … کی آسانی بہم پہنچائے۔ فریق ثانی اسے بھی اپنا دشمن تصور کر سکتا ہے۔ اور بشرط امکان اگر بدلے تو اس پر الزام عاید نہیں ہوتا۔ (وطن)

روسی بحری ہزیمتوں سے شکستہ دل نہیں ہوئے وہ اپنی حکومت کا حوصلہ بڑھانے کے لئے پایہ تخت میں بڑے بڑے جلوس نکال رہے ہیں اور گانے بجانے لگاتے جاتے ہیں اور زار کی درازی عمر کی دعائیں مانگتے ہیں۔ بقول جاپانی امیرالبحر توگو پورٹ آرتھر کی مہموں میں چار جاپانی قتل اور پچاس زخمی ہوئے۔

جرمنی اور چین نے بھی الگ تھلگ رہنے کا اعلان کر دیا ہے۔ روسی سفیر مقیم جاپان وہاں سے یورپ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

۱۴ر فروری ۔ جاپان نے بھی چین کو الگ رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ تاکہ میدان جنگ کا رقبہ اور جنگ کے مصائب کا دائرہ حتی الامکان محدود رہے۔ جاپان نے چین کو یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ سرحد پر کافی فوج جمع کر دے اور متخاصمین میں سے کسی کو سرحد سے تجاوز کرنے دے۔ چلفو کے بحری معرکوں میں روسیوں کے ۴۳ افسر اور ۳۰۵ ملاح ضائع ہوئے۔ چین کی … و علیحدگی کی حرمت کرنے کی امریکن تجویز کو انگلستان نے قبول کر لیا ہے۔ غالباً روس بھی اتفاق کرے گا۔ دس ہزار چینی فوج حفاظت سرحد اور کسی فریق کو خاص چین کی حد میں نہ آنے دینے کے لئے شان ہیکوان بھیجی گئی ہے۔ تین فرنچ کروزر فرانس سے مشرق اقصیٰ کو جانیوالے ہیں۔ خبر ہے کہ پورٹ آرتھر کے گرداگرد سب طرف قلعے موجود ہیں مگر نصف نصف پر ہیں۔ اسلئے روسیوں کو اس کی حفاظت کیلئے بندر ڈالنی پر بھی متصرف رہنا ضروری ہوگا مگر ان کو خطرہ ہے کہ کہیں چین بھی جاپان کے ساتھ نہ مل جائے۔ الکسیو اور روسی بحری افسر مشرق اقصیٰ کو گئے ہیں۔ فرانس نے (روس کی طرف سے) چین کو یقین دلایا ہے کہ روس ابھی میں مانچوریا کو خالی کر دیگا بشرطیکہ چین روس کو یہ تحریری معاہدہ لکھ دے کہ وہ مانچوریا کو روسی حمایت و حفاظت میں رکھیگا۔ اور اس کا کوئی حصہ کسی اور سلطنت کو نہ دیگا۔ … تجارت کا حق عطا کرے گا۔ چینی کروڑ … جنگی خدمت کیلئے تیار ہو رہے اور سامان حرب درست کر رہے ہیں۔ لارڈ لینسڈون وزیر خارجہ انگلستان نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ انگلستان جاپان کو اجازت دیدے گا کہ وہ چینی بندر وی ہائی وی مقبوضہ انگلستان کو اپنا مرکز اور مخزن بنائے۔ اور پھر کہا کہ ہم نے بذریعہ تار روسی ہائی وی سے دریافت کیا ہے کہ کیا کوئی ایسی کارروائی ہوئی ہے جسکی بنا پر اس … کی افواہ مشہور ہو سکتی تھی

مریض عشق کے سوال کا جواب

یہ ایک خط ہے جو کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ایما سے مفتی فضل الرحمان صاحب نے ایک شخص کیطرف لکھا۔ جس نے یہ لکھا تھا کہ میں ایک شخص پر عاشق ہوں اگر وہ ملجاوے تو مرزا صاحب کا مرید ہو جاؤں

قادیان ۱۷ر فروری سنہ ۱۹۰۴ء

جناب من۔ ہم تمہیں ایک نصیحت کرتے ہیں کہ جب کوئی انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکا ہو جاتا ہے اگر کسی آدمی تحصیلدار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے جب کوئی تعلق ہو جاتا ہے۔ تو اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے۔ پس جب فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہے کہ اپنے آدمی کی خوشی اپنے تعلق والے کی رضامندی مقصود ہوتی ہے تو کیا وہ مولا کریم اور رب العالمین۔ ارحم الراحمین ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ ضرور کرتا ہے اسی لئے فرمایا من کان للہ کان اللہ لہ جو شخص خدا کا بنے خدا اس کا بن جاتا ہے۔ اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا اور مافیہا کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔

تم غور کرو کہ اگر تم بھی خدا سے دل لگاؤ کہ تمہیں وہ اپنا پیارا رحمٰن رحیم خدا جب مانگے۔ اگر تو ہماری یہ شرط پوری کرے۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہیں شفیع تب مانیں اگر تم ہمارا یہ کام پورا کر دو۔ تو تم اس کا انجام شاید کیا ہو۔

مرزا صاحب کو مرید بنانیکا شوق نہیں ہے

جہاں تک میں جانتا ہوں مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق ہرگز نہیں … سینکڑوں مرید ایسے بھی ہونگے کہ اگر وہ سامنے آویں تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکیں بلکہ مخاطب بھی نہ کریں۔ میرا اپنا ذاتی اعتقاد ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے ایجنٹ ہیں اور نہ وہ کاذب ہیں۔ اگر اس طرح قاضی الحاجات ہو کر لوگوں کو مرید بناویں تو پھر تو دنیا کے کاروبار بند ہو جاویں اور لوگ اسی کے مرید بنتے جاویں حالانکہ دہریوں کے کام بھی چلتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے سچا معاملہ کرو جب اس سے تعلق ہو جاویگا تو وہ خود بخود تمہارے کام تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا۔ اور اگر ان میں تمہاری بھلائی نہ ہوگی تو تمہارے دل کو ان سے ہٹا دیگا۔ اور تمہاری تسلی و تسکین ہوگی۔

غرض سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ عاشق کے دل بھی اور معشوقوں کے دل بھی اسی کے قابض و متصرف ہیں آپ وہ راہ اختیار کرو جو کامیابی کی حقیقی راہ ہو۔ شیطان کی راہ خطرناک ہے! (البدر)

حضرت مسیح موعود

سلسلہ کے لیے دیکھو نمبر ۶ جلد ۸ - ۱۷ فروری

جہاں کسی درویش یا صوفی کے دس بیس یا سو دو سو مرید ہو گئے تو آپے سے نکل جاتا ہے اور جو کچھ زیادہ مریدوں کی تعداد بڑھی تو خدا کی پناہ اور زیادہ دام تزویر میں پھنسانے کی سوجھتی ہے۔ ایک شراب خوار شرابی پکا اور بھنگ پینے والا بھنگی پکا علی ہذا القیاس ایک بدکار اور فاسق بدکاری اور فسق و فجور میں مبتلا ہو کر دنیا کو دھوکا نہیں دیسکتا کیونکہ وہ جیسا کرتا ہے ویسا ہی زبان سے کہتا ہے مگر اس فرقہ کے پابند جنکا میں ذکر چھیڑا ہے ظاہر کچھ اور باطن میں کچھ مخلوق الٰہی کے سد راہ طریقہ اور صراط مستقیم ہوتے ہیں

شعر

وحب الھویٰ داء اللّٰہ صیل من فرّا

لکلمس افعی ناعم فی النّواظر

ترجمہ

اللہ کی قسم جو انسان حرص و ہوس کی محبت زہر پیدا کرنیوالے سانپ کی طرح ہے جیسے سانپ کے اوپر کی کھال نرم معلوم ہوتی ہے اور اندر زہر بھرا ہوا ہے آپ بھی خدا کی پسندیدہ راہ چھوڑے اور دوسروں کو بھی اس راہ سے روکتے ہیں۔ خود آپ ہی اس راہ اور مقصد کو نہ پایا دوسروں کو کب منزل مقصود پر پہنچا سکتے ہیں۔ انکا یہ حال ہے کہ جیسے ایک گپی افسانہ گو کا حال ہے ایک گپی نے گپ ماری کہ ہمارے باپ دادا کے ہاں ایک اونٹنی تھی وہ اسقدر لمبی تھی کہ شرق و غرب تک کا گھاس وہ چگ لیا کرتی تھی شیخی نے کہا کہ ہاں ہمارے ہاں بھی ایک ہمارے دادا کا اسقدر لمبا نیزہ تھا کہ اسکی بھال آسمان تک پہنچتی تھی اور جب کبھی بارش کی ضرورت ہوتی تو اُس نیزہ سے بادلوں کو جمع کر کے برسایا کرتے تھے۔ اگر اسی طرح گپوں شیخیوں سے باپ دادا کی کرامتیں سنانا ہی خدا شناسی ہے تو ہندوؤں میں بھی تھوڑی کرامتیں ہیں۔

ایک نئے بزرگ بڑے اونچے حصار کے طرف ہیں اُن کا قول ہے کہ ہمیں کسی حلال یا حرام سے کیا مطلب اور ہمیں کسی مذہب اور غیر مذہب سے کیا علاقہ اور ہمیں کفر و اسلام سے کیا سروکار ہمیں تو مرید ہمارا بنکر نذرانہ دے خدمت کرے دعوتیں ہوں مٹھائیوں کے دونے آویں۔ اللہ اللہ کیا زمانہ کا حال ہے کیا زمانہ کی نئی چال ہے یہ بزرگی ہے جسپر ان کو فخر ہے کہ ہم ہی خدا دانی اور راہنمائی ہے۔

وطعہ

مجھے کیوں نہ آدم ثانی نظر آتا ب اُٹھا
کہ پھولا ہے آج خم میں قدح شراب اٹھا
یہ عجب ہے رسم الٹی کہ بروز عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا
چلے تھے حرم کو رہ میں ہوئے اک صنم عاشق
نہ ہوا ثواب حاصل یہ ہوا عذاب اُلٹا

جب پیشوایان قوم اور رہنمایان گم گشتگاں کی یہ حالت خراب ہوئی جنھوں نے خدا شناسی کا یہ بیڑا اُٹھایا ہے تو دوسروں پر کیا افسوس مولوی اور عالم بھی جو ان کے پیرو تھے وہ بھی ان کے ساتھ تہ و بالا ہوئے اور پیروں کے ساتھ گھن پیسے لگا انھوں دیکھا کہ جو صاحب کرامت ہی بنتے ہیں اور انکی ہی یہ کرتوت ہیں تو ہم کیوں اپنا حلوہ مانڈا گنوادیں انھوں نے بھی بال دیکھا نہ کھی تنکے دونوں ہاتھ مارنے ان کا بوجھ بھی ان حضرات صوفیہ کی گردن پر ہے خدا میں ہو کر خدا کے کہلا کر اور خدا کی معرفت کا دم بھر کر لم تقولون مالا تفعلون کے مصداق بنے اللہ اللہ! کبر مقتا عند اللّٰہ۔

یا قرآن میں قرآن فاتحہ میں ختم ہوتا ہے! تعویذ گنڈوں عزائم دستنتوں میں برتا جاتا ہے کتّے کی ہڈیوں پر گدھے کی کھالوں پر اور مرغ کے دم مقطوع سے آیات قرآنی لکھی جاتی ہیں

وہ خدا جو رب العالمین - رحمٰن - رحیم - مالک - مرید - قدیر - سمیع - بصیر علیم ہے انکو انھوں نے گویا اپنے قبضہ قدرت میں لیا ہوا ہے ایک شخص آتا ہے کہ میں آپ کو اس قدر روپیہ دونگا اور یہ نذرانہ آپ کی خدمت میں حاضر کروں گا مجھے کوئی ایسا تعویذ عنایت ہو کہ دو شخصوں میں عداوت اور بغض پیدا ہو جائے اور فلاں عورت یا مرد میرے قبضہ میں آجائے اور مجھپر عاشق و شیدا و فریفتہ ہو جاوے یا یہ حب منشا میرا مقدمہ ہو جائے تو کیا تھا پیر صاحب جھٹ پٹ زانو بدلکر طیار ہو جاتے ہیں کہ ہاں ہمارے پاس ایک ایسا عمل مجرب اور تعویذ تیر بہدف موجود ہے کہ اُسی وقت یا اسقدر عرصہ قلیل میں جو چاہو وہی ہو سکتا ہے ہمارے بزرگوں سے اسکی اجازت اور تاثیر سینہ بسینہ چلی آتی ادھر رکھا یا کیا اور اُدھر مراد بر آئی۔ خدا تعالیٰ ان کے نزدیک نہ علیم ہے بصیر اور سمیع بھی نہیں ہے گویا خدا کچھ نہیں جانتا اور پیر صاحب ہر ایک شئے کی حقیقت و ماہیت سے واقف ہیں اور خدا تعالیٰ کو محض ایک لاشئے بت کی طرح تصور کر رکھا ہے کہ جو پیر صاحب کی مرضی وہی اسکی مرضی انکا طریق اسلام سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔

قرآن شریف پر عملدرآمد کرنے کے بجائے مصنوعی اور فرضی دعائیں بنا رکھی ہیں کوئی دعا سیفی - کوئی سیف الرحمٰن - کوئی دو نیم لفظی کوئی عزیمت وغیرہ جن کا اسلام میں نام اور نشان بھی نہیں ستاروں سے دعائیں اور انکی عبادت اور پوجا اور کہیں ملائکہ سے دعا اور انکی پوجا اور حاجات کے وقت موکل اور ملائکہ اور اجنہ کو پکارنا اور انسے حاجات اور امداد طلب کرنا اور ان کے نام کے کھانے پکانا اور بکرے مرغ وغیرہ ذبح کرنا اور مشکلات جانا بروج اور موکلات اور ملائکہ کے اسماء کی تسبیح پڑھنا اور ان کے لیے بخورات سلگانا اور فرضی ملائکہ اور فرضی موکلات کے ناموں کا وظیفہ پڑھنا اور ارکے وقت ان کو پکارنا اور انکی حمد و ستائش کو ورد کے طور پڑھنا اور بزرگ اولیاء کے ناموں کو پڑھنا اور وظیفہ کرنا۔

فرضی عملیات کو ورد زبان رکھنا - اور جب ان سے فارغ ہوتے ہیں تو راگ رنگ اور رباب و چنگ کا شغل رہتا ہے نماز قضا ہو جاوے لیکن یہ مجالس رقص و سرود میں شامل ہونا قضا نہ ہو - اور کہتے ہیں کہ بزرگ ان امور سے خوش ہوتے ہیں قبروں کا طواف کرنا غلاف چڑھانا پھول چڑھانا ڈوری اور تاگے منت کے قبروں پر باندھنا کہ یہ بزرگوں کو پیارے ہے نقارہ کی چڑھایاں مت کی چڑھانا قبروں کا پنا و سنگار کرنا اور گرمی کے انگ اور دوسرے کے غلاف برسات کی موسم کے غلاف قبروں پر ڈالنا عرضیاں لکھکر قبروں کے کٹہروں پر ٹانگنا گوٹے سرخ و سفید زرد و سبز رنگ برنگ کے لگانا چھت بند بلوار گیریاں اگر سوز انگیٹھیاں صندل پھولوں کی طشتریاں سنہری کہیں روپہری اور منتکے لیے آٹے اور گھی کے چراغ جلانا - رنڈیاں میراسی ہیجڑے نقال مے خوار سب وہاں جاتے اور ہجوم کرتے اور ناچتے اور گاتے ہیں۔ ارباب نشاط قبروں اور گنبدوں کے سامنے گاتے اور رقص کرتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ چلیں حضور میں مجرا کرکے کچھ سنا آویں کہ حضرت کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے۔

اور جو ان واصلان الٰہی کی گدیوں پر ہیں انکی بات بنتی ہے نذرونیاز لینے میں مکروہ حرام کا کچھ خیال نہیں کوئی رنڈی کنجری تسخیر و حب کے لیے تعویذ مانگے تو بخوشی خاطر لکھدیتے ہیں کہ زنانی اور کسبی اور آب اور روزی کشادہ رہے انکو تسخیر کے وظائف بھی بتلائے جاتے ہیں۔

کبوتر بازوں اور بٹیر اور مرغ بازوں کو اور بلبل اور بٹیر لڑانے والوں کو بھی تعویذ دیے جاتے ہیں کہ فتح ہو - پتنگ کنکوے تکل کی بازی کے ہار جیت کے بھی تعویذ ہوتے ہیں مہم کے ایک درویش صوفی ہندی زبان میں جیسے بڑشاہ کی کافیاں پنجاب میں مشہور ہیں ٹپے اور ٹھمریاں جو بولے ہر ایک قسم کی راگ راگنی میں تصنیف کیا کرتے تھے جس میں اسلام کی ہتک اور کفر کی عظمت و شوکت ہوتی تھی اور اپنے تمام مریدوں کو سکھلا اور گوایا کرتے تھے ڈھولک ستار تنبورا طاؤس طبلہ سارنگی وغیرہ مجیرے ڈورو اکتارہ خنجری گھڑے بجوایا کرتے تھے جسکے رجوع سے اور لوگوں میں بھی وہاں یہ رواج عام ہے اور پھیلانا اسکو سنت پیر و مشرب مرشد سمجھکر عام طور پر یہانتک کہ ہندو ذکی ہوری میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ لڑکوں کو زنانہ کپڑے پہنائے جایا کرتے تھے۔ ایک لڑکے پر وہ بزرگ درویش عاشق ہو گئے جب وہ انکو دام میں نہ پھنسا تو انکی جگہ ایک سور باندھ اور ایک مرید کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ ہر روز لوگوں کے گھروں میں کا نہ نکلے لیے جایا کرے اور اُس سور کے لیے پاخانہ لایا کرے مرید ونکو حکم تھا کہ جب وہ دورہ کرنے کے لیے مریدوں میں جائیں تو مرید انکی پالکی اٹھایا کریں چنانچہ ہمیشہ انکے مرید پالکی اٹھایا کرتے تھے۔ انکا ایک مرید جسکو وہ خلافت دینا اور اپنے قائم مقام کرنا چاہتے تھے کئی سال تک اُس سے گدا گری کرائی ٹکڑے گھر گھر منگوائے اپنی پالکی میں بجائے کہار کے اُسکو لگاتے۔ جسپر انکی مہربانی ہوتی یا توجہ کا پرتوہ پڑتا اُسکو سجاتے اور زنانے کپڑے پہناتے اور اس امر کو اصل الاصول خدا شناسی کا بتلاتے۔ اب انکے وہ گیت جو کفر و اسلام میں تفرقہ نہیں کرتے گائے جاتے ہیں اور کتابوں میں مدون دیکھتے ہیں ان گیتوں کی کتابوں کی عظمت قرآن سے بھی زیادہ کی جاتی۔

صوفیوں پیرزادوں میں جفر اور رمل اور نجوم وغیرہ کا بھی چرچا ہے اسکو بڑے شوق سے سیکھتے ہیں کہتے ہیں کہ جفر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایجاد ہے امام جعفر نے اسکی تفسیر و تشریح اور اشاعت کی اور امام مہدی اسکے کامل مصدر و مورد ہیں اور واقف ہونگے اور ان کے تمام کاروبار اور فتح و نصرت اسی کے ذریعہ ہونگے - جفر کے دو حصے ہیں ایک حصہ کو آثار کہتے ہیں اور دوسرے حصہ کا نام اخبار ہے اخبار کے حصہ سے غیب کی خبریں نکالتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے پیشگوئیاں کرتے ہیں اور پہلے حصہ سے تعویذ نقش عزائم افسوں۔ قسمتیں اور موکلات کے نام استخراج کرتے ہیں اور حب اور بغض اور تسخیر اور کشائش رزق اور فتوح اور حل مشکلات اور ادعیہ وغیرہ عملیات پیدا کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایک سراب محض اور بے یقینی لاتے ہے۔

مجھکو بھی ایک دفعہ ان نالائق صحبتوں سے یہ خبط سوجھا تھا کہ جفر میں یہانتک ترقی کی تھی کہ شاید مجھسے زیادہ جاننے والا کوئی ہو مجھے تو خدا نے ایک کشف ایسا دکھایا کہ سب خبط دماغ کا دور ہو گیا!

میرا ایک کشف

اور اسدرجہ تک مجھکو غلو تھا کہ نجوم کا جو عملی حصہ ہے اسکو بھی میں سیکھنے لگا تو ایک روز رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر میں بیٹھا تھا کہ یکایک میرے کان میں غیب سے آواز آئی کھڑا ہو جا میں چونک پڑا اور چاروں طرف دیکھنے لگا کہ

یہ آواز کہاں سے آئی اور کسے دی تو یکایک ایک جلسہ بزرگوں کا میرے نظر کے سامنے ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی اور حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسوی اور حضرت خواجہ شیخ فرید الدین گنجشکر اور دو بزرگ اور جنکو میں نہیں پہچانتا تھا ان دو بزرگوں میں ایک سانولے رنگ اور پستہ قد تھے اور دوسرے طویل القامۃ فربہ اور سیاہ رنگ اور چہرہ پر بڑے بڑے گہرے داغ چیچک کے تھے اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت قطب جمال الدین کے بیچ میں بیٹھا تھا اور یہ جلسہ اولیاء کا اسطرح سے تھا گول دائرہ کی شکل پر

بزرگ پستہ قد
بزرگ طویل القامۃ
خواجہ معین الدین چشتی
خواجہ شیخ فرید الدین گنجشکر
خواجہ قطب الدین کاکی
خاکسار راقم الحروف
خواجہ قطب جمال الدین ہانسوی
دو لڑکے خوبصورت

پس دو لڑکے خوبصورت آئے اور ایک کتاب اپنی ساتھ لائے اور ان لڑکوں نے وہ کتاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مبارک ہاتھ میں دیدی خواجہ صاحب نے اُس کتاب کو لیکر فرمایا کہ یہ کتاب ہے جس میں نجوم اور نجومیوں کی برائی بسط سے درج ہے میں اسکو پڑھ کر سناتا ہوں اور میری طرف حضرت نے نظر اُٹھا کر دیکھا پس میں نے سمجھا کہ یہ کتاب میری ہی تنبیہ کے لیے آئی ہے اور خاصکر مجھکو ہی سنانا چاہتے ہیں میں کانپ گیا اور ڈر گیا۔ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی نے اس کتاب کو کھولا اور پڑھ کر سنانے کا ارادہ کیا تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے عرض کیا کہ میں آپ کا خادم ہوں مجھکو عنایت ہو میں اس کتاب کو پڑھکر سناؤں گا۔ خواجہ بزرگ نے وہ کتاب انکو دیدی جب انھوں نے پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت فرید الدین گنجشکر نے آپ سے عرض کیا کہ میں آپ کا بھی خادم ہوں مجھکو یہ کتاب مرحمت ہو میں اسکو پڑھ کر سناؤنگا انھوں نے حضرت گنجشکر کو وہ کتاب دیدی جب آپ نے وہ کتاب لیکر پڑھکر سنانے کا ارادہ کیا تو بزرگ نامعلوم الاسم طویل القامۃ نے عرض کیا کہ مجھکو یہ کتاب دیجیے میں اسکو پڑھ کر سناؤں گا اور میں آپ کا خادم ہوں جب انھوں نے وہ کتاب لی تو اُس دوسرے بزرگ نے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سے التماس کی کہ میں سب کا خادم ہوں مجکو حکم ہو میں اس کتاب کو پڑھ کر سناؤں۔ اس بزرگ کے اس کہنے پر پھر اُس بزرگ طویل القامۃ نے فرمایا کہ تم اس کتاب کو اچھی طرح نہیں پڑھ

میں خوب پڑھنی جانتا ہوں اور میں ہی اسکو جیسا کہ اسکے پڑھنے کا حق ہے میں پڑھ سکتا ہوں۔ یہ کہکر اُس کتاب کو اس بزرگ طویل القامۃ نے پڑھنا شروع کیا کہ وہ خدا جو کسی کا محتاج نہیں اور سب اُسکے محتاج ہیں اور وہ خدا جو قادر مقتدر اور مالک ہے اُس کا نام کسی ستارہ اور برج تابع نہیں اُسی کے لیے حمد اور ستائش ہے تمام ستارے اور تمام اشیاء اُسی کے نام پاک کے تابع ہے جو لوگ نجوم سیکھتے ہیں اور نجوم کے تابع اسماء حسنی الٰہیہ کو تابع کرتے ہیں وہ دوزخی اور جہنمی ہیں۔ ان جہنمیوں کے سر بڑے پہاڑ کی مانند ہو جائیں گے اور فرشتے موگریوں سے انکا سر کوٹیں گے یہ کہکر اُس بزرگ نے اپنا سر ویسا ہی پہاڑ جیسا لمبا کر لیا اور پڑھنا شروع کیا کہ ان دوزخیوں کا پیٹ بھی مثل پہاڑ کے لمبا چوڑا ہو جائے گا اور ان کے پیٹ میں پیپ اور راد اور لہو بھر جائے گا اور بچھو اور سانپ دوڑتے پھرینگے۔ اُس بزرگ نے اپنا پیٹ بھی ویسا ہی لمبا چوڑا کر کے دکھلایا جس میں سانپ اور بچھو اور راد اور پیپ وغیرہ بھرا ہوا ہے۔ پھر پڑھا کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے اور پیپ اور کچ لہو اور کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اُس بزرگ نے بھی اپنا منہ ویسا ہی مطابق اس کے کر کے دکھلایا جس عضو کا ذکر وہ کرتے تھے ویسا ہی کر کے دکھلاتے تھے اللھم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ اور یہ تمام بزرگ موجود اور خاکسار اس نظارہ کو دیکھتے تھے اور میری طرف بھی نظر کرتے جاتے تھے آخر میں اس کتاب کے یہ عبارت تھی کہ نجومیوں جیسا کافر اور مشرک کوئی نہیں جب وہ کتاب ختم ہو چکی تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے فرمایا کہ صاحبزادہ کو (یعنی اس خاکسار کو) یہ کیا شوق لگ گیا۔ خدا کا نام سیکھنا اور خدا کی رضا کا طالب ہونا یہ جفر و نجوم ناپاک علم کے پیچھے کیوں پڑ گیا۔ اس دہشت اور خطرناک نظارہ سے میری حالت متغیر ہو گئی اور کشفی حالت جاتی رہی۔ میں اُٹھا اور توبہ کی اور استغفار کیا اور تہجد کی نماز پڑھی اور درود شریف میں مشغول ہو گیا۔

اس کے بعد جب کوئی میرے پاس آتا تھا میں انکو اپنا یہ کشف سنا دیا کرتا تھا افسوس میرے اس بیان پر کسی نے توجہ نہ کی۔

میں نے اوائل زمانہ میں جبکہ میرا امام ہمام مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی تعارف یا تعلق نہیں ہوا تھا دو سو سے زیادہ کتابیں عجیب عجیب کتابیں جفر کی پیدا کی تھیں اور بہت کچھ اس میں معلومات کی وسعت بڑھ گئی تھی۔ ایک کتاب جواہر خمسہ جو حضرت محمد غوث گوالیاری کی طرف منسوب کی جاتی ہے وہ بڑی کتاب مبسوط مشرح آثار چہرہ اور ستارہ

پرستی، بت پرستی، شمس و قمر پرستی عجیب و غریب عملیات تسخیر اجنہ و ملائکہ اور قواعد استخراج عزائم و افسون و ادعیہ و حرز جات و کتابیں رزق و حل مشکلات کی خدا اور خدائی کے قبضہ میں لانے کی مشہور و معروف ہے اس کتاب نے بہت سے لوگوں کی مٹی پلید کر رکھی ہے اور ہزاروں کا اس نے ستیاناس ہوا اور اسپر عمل کر کے اور اُسکے پابند ہو کے بکفر و زندقہ موصول ہوئے اور قبر میں جا پڑے۔

مجھے اگر اس زمانہ میں حضرت اقدس کا تعارف نہ ہوتا تو خدا ہی جانے میرا کیا حال ہوتا۔ یا تو میں دہریہ ہو جاتا یا اسحالت میں پھنسکر دق اور سل ہوتی اور قبر میں جا پڑتا اور پھر بھی پیچھا نہ چھوٹتا خدا جانے قبر پر کیا فطور برپا ہوتا قمقمے اور قالینے کھڑے ہوتے اور اطلس و سندس اور کمخواب کے غلاف پڑتے اور رات دن چراغوں کی روشنی اور رقص و سرود کے جلسے رہتے۔ اور قبر میں طرح بطرح عذاب ہوتے اور خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا۔

اس روشنی اور قندیل و کنول اور رقص و سرود کے متعلق میں ایک بزرگ درویش کا بیان ایک اشتہار عبرت کے لیے اور نیز اپنے صداقت بیان کی شہادت میں درج کرتا ہوں اور وہ اشتہار یہ ہے۔

اشتہار

بیا در بارگاہ بادشاہ ملک عرفانے
خلیل کعبہ جانے حبیب خاص رحمانے
ببیں دست براہ اینجا بگو از حال زار اینجا
کہ پر گردد مزار اینجا ترا دستے و دامانے

فرخندہ ہو کہ پھر وہی زمانہ عاشقوں کی کامرانی یعنی عرس شریف حضرت .... رحمۃ اللہ علیہ قریب آیا کہ جو عاشقان خواجگان چشت اور مریدان خوش عقیدہ اور نیک سرشت کے لیے باعث ترقی ذوق و شوق اور موجب ازدیاد برکات و حسنات اور سبب حصول سعادات و مرادات و دافع صعوبات و مشکلات کا ہوتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ تھوڑے سے صرف اور کچھ تکلیف سفر کے عوض ایسی جنس گرانمایہ کے جان و دل سے خرید کرنے میں محروم نہ رہیں گے۔

اُس پیکے قرباں ہو جو سادہ کو لبھائے
اُس انکھ کے صدقہ ہو جو ستارہ کو دکھلائے
اُس روضہ اقدس پہ فدا کیوں نہ ہو عشاق
دیکھو جو اُنھیں لطف خدا بینی کا جلوائے
سودا ہے بڑا کہ اپنے عرس کا سودا
دنیا ہی میں اس سینے سے داغوں کو دکھلائے

کیا جانئے سال آئندہ پھر یہ عرس نصیب ہو یا نہ ہو۔ پچھلے سال جو ہمارے تمہارے پیر بھائی شامل عرس تھے بعض ان میں سے اب نہ ہوں گے

وہ دنیا سے چل بسے دیکھا چاہیے کہ پار سال کون ہو اور کون نہ ہو + دنیا کے کام کبھی تمام نہیں چلے جائیں گے اور طالب گور کسی طرح فرصت نہ دینگے مگر یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

ہم صفیرو یہیں یہ کوئی دن کے مزے ہیں پیچھے
بلبلیں اُڑ جائینگی سونا چمن رہ جائے گا۔

جو دم ہم تم زندہ ہیں غنیمت ہیں پھر کہاں ہم کہاں تم یہ دنیا زندگی کا میلہ ہے آؤ پھر جیتے جی اپنے مرشد .... کا عرس دیکھکر مزار پاک کی زیارت کر لیں اور اپنے پیر بھائیوں سے مصافحہ و معانقہ کر لیں۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

دیکھو یہ فقیر تمھاری تشریف آوری کے شوق و اشتیاق میں کس کس محنت اور جانفشانی سے تمھارے خیر مقدم اور مہمانداری اور خدمتگذاری کے لیے سامان مہیا کر کے یہ دعا کیا کرتا ہے۔

وہ دن خدا کرے کہ مرے دوست آ ملیں
دیکھیں وہ بزم عرس مع الخیر پھر چلیں
پھر آئے وہ زمانہ کہ پھر آئیں پیر و دوست
سامان عرس ہم بھی مہیا کریں

دیکھو یہ وہی تو عرس ہے کہ تمھاری اولوالعزمی اور نام آوری کا باغ دنیا میں ایک نیا خوشنما پودہ قائم ہوا ہے جس سے دین و دنیا میں تمھارا باغ مراد ہرا بھرا ہو کر پھیل پھول رہا ہے دیکھو وہ عالیشان عمارت بے مثل و بے نظیر + وہ عرس دلپذیر + وہ اُس کا زور شور + وہ مجمع فقراء و بادۂ توحید کا دور + وہ اُس کے بازاروں کی رونق و انتظام + وہ ہجوم خلق کی دھوم دھام + وہ دکانوں کا باغ میں لگنا + وہ بھینی بھینی ہوا کا چلنا + وہ پھولوں کی مہکار + وہ گملوں کے گل بوٹوں کی بہار + وہ زرق برق دوکانوں کا لگاؤ + وہ چاء گرم کی صدا لالاؤ + وہ بسکٹوں کی مزے + وہ ایام سردی اور دور چاء پے بہ پے + وہ قسما قسم کے کباب چٹپٹے + وہ پلاؤ اور فرنی با مزے + وہ تازہ تازہ نان و حلوا + وہ گرما گرم قورمہ و قلیا + وہ قسم قسم کی روشنی کا جلوۂ عروسانہ + وہ

بزم رقص و سرود کا تجمل معشوقانہ +

وہ قوالی کی دھوم دھام + وہ صوفیوں کا ازدحام + وہ اللہ ہو کا نعرہ + وہ صوفیوں کا اشک خون بہانا + وہ علمائے دین کا وعظ و پند + وہ مشائخ کا نعرہ اللہ ہو بلند + وہ توجہ مشائخ کا زور + وہ گریہ و زاری کا شور + وہ میلاد خوانوں کی آواز عاشقانہ + وہ سامعین کا ارد گرد سے حاضر ہونا + وہ [illegible] کا بجنا + وہ آتشبازی کا چلنا + وہ ڈیرے اور خیموں کا جنگل میں قرینہ سے نصب ہونا + وہ شامیانوں کا ابر رحمت کی طرح تناؤ +

وہ مجلس نقاروں کا بجانا + وہ مہمانوں کا ہجوم + وہ ذکر الٰہی کی دھوم + وہ ایک کا دوسرے کے گلے سے تنگ کر ملنا + وہ ان پُرفرحت غنچہ خاطر کا کھلنا + وہ مزار پر انوار سراپا رحمت پروردگار + وہ اُس کا تجلی معشوقانہ + وہ انداز محبوبانہ + وہ اُس کے غلافوں کی بہار تماشا + وہ بستی سے مزار شریف تک سروں پر لیکر آنا + وہ اُس کے روبرو قوالی کا ہونا + وہ قسم قسم کے باجوں کا بجنا + وہ اکھاڑوں کا ہمراہ چلنا + وہ صوفیوں کا وجد کرنا + وہ نعرہ ہو حق کا بلند ہونا + وہ روشنی ظہور حق کا نور + وہ در و دیوار رشک تجلی شمع طور + وہ دشت سراپا نور + کیا نزدیک کیا دور + وہ شب برات + وہ روز روزِ عرفات +

نظارگیانت را ہنگام تماشایت
ہر شب ہو شب قدر است ہر روز ہو ...

وہ نقاروں کی گرج + وہ نفیری کی پرچ + وہ گھڑیال کی صدا + جس پر نازنین کے دل فدا + وہ اذانوں کا ہونا + وہ نماز کو پڑھنا + وہ جماعتوں کا ہونا + غرضکہ اس عُرس کا جوبن + اور اُسکی دلکشا پھبن + گویا سراپا نور ذوالمنن +

یہ سب سامان والا شان تمھاری ہی تو اُس نیک کمائی کا ظہور ہے جو تم نے صدق دل سے صرف کی ہے۔ جیسا کہ گوہر نام آوری سے تم نے دامن بھر لیا ہے اس سے زیادہ عقبیٰ میں اُس کا لطف معلوم ہوگا۔

اپنے اس صرف کا اور ہمت عالی کا ثمرا دیکھنا روز قیامت ابھی دیکھا کیلئے فقیر نے بھی تمھارے اُس زر خلوص یعنی نیک کمائیوں کے داموں کو بڑی نیک نیتی سے تمھارے لیے تخم سعادت بنا کر بو دیا ہے کہ جس سے تمھاری زراعت عقبیٰ تیار ہے۔ آؤ آؤ۔ اور اُسکے دید سے اپنی چشم مشتاق کو روشن کرو اور میری محنت و امانت و جاں نثاری کی داد دو۔ اگر میری اور تمھاری صدق ارادت و نیت میں کچھ بل ہوتا تو ایسی عمارت لاجواب چند سال کے عرصہ میں ہرگز طیار نہ ہوتی اور نہ یہ عُرس اور بہت سے دنیا کے عرسوں پر فوق لے جاتا۔

شاید اس ہوائے قحط نے تمھاری شگفتہ دل کے پھولوں کو کملا دیا ہوگا مگر یہ خیال ہے تمھارے آپ شوق و عقیدت کے آگے کچھ حقیقت نہیں کیا تمھاری حمیت عالی اور جوش غیرت ... اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتی ہے کہ کسی ... کو قحط نے شامل نہ ہونے دیا۔ نہیں ہی تکلیف قحط کے رفع ہونے کے لیے حاضری عُرس کو ایک ذریعہ خاص سمجھو

سر کے بل اس عرس میں اب تمکو آنا چاہیے
خطرۂ ناقص نہ اپنے دل میں لانا چاہیے
ہے یہاں باب عطا فیض جمالی کا کھلا
دامن مقصود تم کو بھر کے جانا چاہیے

یہاں تک تو اپنے مریدوں اور پیر بھائیوں کی نسبت تھا۔ اب یہ فقیر بعد اسلام علیکم ان کرمفرما اور دوستوں کی خدمت میں جو شائقین جلسہ عرس اور قوالی اور بارات ... اہل اسلام اور ... خانوادہ خواجگان چشت ہیں باہر ارشوق و اشتیاق عرض کرتا ہے

آنکھوں پہ سر پر رکھے ...... نیاز مند
تشریف لائیں اور جو رنجہ قدم کریں
رونق ہو بزم عرس کو حاصل بجے فقیر
شکرانہ کیوں نہ انکی کیوں نہ بجا لائیں ہم

بڑے آرزو کے ساتھ میری دلی تمنا ہے کہ آپ اس عرس شریف میں مہمان ہوں اور یہ فقیر آپ کی خدمت گذاری کا شرف حاصل کرے اور آپ ثواب اندوز اجر عظیم بنیں۔

تم الاشتہار

اس اشتہار کو پڑھ کر حق و راستی کے متلاشی معلوم کر سکتے ہیں کہ اس وقت کسی مصلح اور امام کی کیسی ضرورت ہے۔ سچ ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

مسلمان کہلا کر صوفی اور راہ نمائے خلق خدا بنکر سفلی اور ناپاک راہوں کو اختیار کرنے بعض مردہ کفار کے نام پڑھتے ہیں اور کالی دیوی اور کرو تکا دیوی اور سیل جگی اور تو ناچاری کے ناموں کا بھی وظیفہ پڑھتے ہیں اور اپنے حل مشکلات میں انکو پکارتے ہیں۔ دریاؤں میں کھڑے ہو کر کنوؤں میں پیر لٹکا کر مرگھٹوں میں ساری ساری رات ایک ایک ٹانگ پر کھڑے انکو اپنا قاضی الحاجات سمجھکر ان کے ناموں کی عظمت سے تسبیح پھیرتے ہیں اور انکو کھانا دیتے اور بکرے اور مرغ اور جھوٹے ذبح کرتے ہیں قرآن روٹیوں پر لکھ لکھ کر کتوں چیل کوؤں کو کھلاتے ہیں

شیعوں کو بھی انہیں سے بڑی مدد پہنچی جو در حقیقت شیعوں کا ایجاد ہے وہ انھوں نے قبول کر لیا وہ یا علی یا علی کے نعرے لگانے لگے یہ بھی یا علی یا علی کے نعرے مارنے لگے۔ دراصل شیعوں کے زیادہ جھگڑے اور ان کے غلو کرنے میں یہی ذریعہ بنے یہ صوفی اپنے سلسلہ کو حضرت علی تک ختم کرکے رہ گئے اور وہ صحابہ کہ جو خاص وارث علوم رسول تھے اور جنہوں نے حضرت علی سے زیادہ رسول کی صحبت اُٹھائی اور جن کے ہاتھ پر نہ ایک دفعہ بلکہ تین دفعہ وقتاً فوقتاً بیعت کی۔

شیعوں نے جو دیکھا کہ تمام صوفی ہماری طرح دم پنجتن اور یا علی یا علی پکارتے ہیں ان کے گھی کے چراغ جل گئے۔ اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

کسی شیعہ نے ایک مشرکانہ قطعہ تصنیف کرکے جناب علی کے ذمہ لگا دیا کہ یہ اپنی شان میں خود انہوں نے تصنیف کرکے آسمان سے نازل کیا۔ صوفیوں نے ... اور پیر تفتیش علی کا نام آتے ہی گئے اُس قطعہ یعنی نادِ علی کے وظیفے پڑھنے الکبریاء والعظمۃ للہ تعالیٰ اس شرک کا ٹھکانا ہے۔ وہ قطعہ جو نادِ علی کرکے مشہور ہے یہ ہے

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي
بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

وہ صوفی جو ذرا سُنّی مزاج تھے اور ضمیر میں سنیت کا غلبہ تھا اُسکو اس کمبخت شرک کو چھوڑنا تو نہیں مگر کچھ الفاظ اپنی طرف سے اور بڑھا لیئے اور وہ ترمیم و تبدیل شدہ الفاظ کل ہم و غم سینجلی کے بعد یہ ہیں۔

بِقُدْرَتِكَ يَا اللهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا
مُحَمَّدُ وَبِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ تِين بار

ایک نشد دو شد۔ اور ساری رات رعنی لیکن ایک ہی مرا۔ بعض درویش اسکو چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر گلے میں لٹکائے ہوئے پھرتے ہیں۔

افسوس یہ اگر اس شرک کے بجائے توحید خالص سورہ ساپر کہ یعنی سورہ اخلاص کو لکھکر سونے چاندی یا زمرد یا ہیرے یا لعل وغیرہ پر بڑے موٹے اور جلی قلم اور خوشخط سے لکھوا کر گلے میں ڈالتے۔ وہ سورہ اخلاص یہ ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

کہہ کہ وہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز کسی کی احتیاج نہیں رکھتا نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا وہ یکتا بے مثل بے ہمتا بے نظیر اور اپنی ذات و صفات میں ایک ہے۔

دجال کی ہلاکت کا یہی ایک زبردست نہر کا بجھا ہوا تیز اور چمکدار بھالا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

کہتے ہیں کہ ذوالفقار بھی آسمان سے اتری تھی اس جھوٹھ کا ٹھکانا ہے۔ ۹ کڑی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت امام موعود و مصلح موعود مجدد اعظم مسیح موعود علیہ السلام من اللہ لودھیانہ تشریف رکھتے تھے اور سلیمینہ کے دھیے کا پہلا وقت تھا۔ قحط کی شدت اور بارش کی کمی اور خشک اور تیز ہواؤں کی زیادتی اور ساتھ ہی ہیضہ کا زور۔ اور حضرت موعود علیہ السلام کی مخالفت کا شور اور شیخ بٹالوی کے خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ کے نعرے زمین و آسمان میں گونج رہے تھے لدھیانہ کے بعض مشرک پیر پرستوں نے کالا شہ کرکے اور متعدد بانسوں کے ٹکڑے جن پر لال سبز سرخ کپڑے بھیرے اُڑتے تھے کھڑے کرکے مستی بدل بگڑ ہوئے اور ماتھے پر جھنڈے کو پکڑ کر زور زور سے یا پیر یا دستگیر یا پیر یا دستگیر یا پیر یا دستگیر کے نعرے لگاتے اور کبھی کبھی لا الٰہ الا اللہ اور کبھی کسی اور بزرگ معتقد علیہم کا نام لیتے تھے وہ شہر میں گشت لگاتے ہوئے اور اچھلتے کودتے ہوئے جس مقام پر یہ نور خدا ظلمت کو دور اور شرک کو کافور اور اسلام کو معمور اور توحید سے زمین کو معمور کرنے کے لیے جلوہ فرما ہوا ہے وہ آنکلے اور یہی بیہودہ اور مشرکانہ الفاظ زبان سے نکالتے ہوئے آگئے۔ اس کفر شکن اور صلیب کش انسان کامل نے فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ کیسے بیباک ہیں خدا تعالیٰ کو جو قاضی الحاجات رافع الدرجات مجیب الدعوات ہے انکو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارتے ہیں اور پیشاب میں عطر ملاتے ہیں۔

پس اُن کے اس ناکردنی اور بیدادی نے غضب الٰہی کو بھڑکایا اور نور کو چھوڑ کر ظلمت سے پیار کیا۔ ہیضہ پہلے ہی شدت سے چمکا۔ قحط بھی زور پکڑ گیا مگر ان نعرے ہاں مشرکانہ نعرے ... سچ فرمایا امام کامل نے

کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صد ہا درجہ زیادہ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری کرنا انسان کو صاحب کرامت بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے ہیں اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذت ہے؟!!! آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق پاوے تو قبول کر لیوے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے ایک مُردہ کفن میں لپیٹا ہوا۔ پھر کیا ہے؟ کیا ایک مشت خاک۔ کیا یہ مُردہ خدا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے؟ ذرا آؤ! ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اس سڑے گلے مُردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

جلت وصایانا ھدی لکنہا
کبرت علیک ولیتہا لم تکبر

ہماری وصیتیں ہدایت کی رو سے بڑی بزرگ ہیں۔ لیکن تجھ پر گراں ہی گذر رہی ہیں اور افسوس تجھ پر گراں نہ گذرنی چاہیئے تھیں۔

تم کلام الشریف

پہلے کی تو میں کہتا نہیں کہ لوگوں کو مُردہ پرستی میں کیا مزہ آتا ہے مسیح کی پرستش کی تب ویسی اور پیر دستگیر کی پرستش تب ویسی اور کسی صنم اور بُت کی پوجا کی تب ویسی زندہ خدا حی وقیوم خدا مستجاب الدعوات تھا۔ افسوس ان کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا ما قدروا اللّٰہ حق قدرہ

اور فرمایا

اطع ربک الجبار اھل الاوامر

وخف قہرہ واترک طریق التجاسر

اپنے خدائے جبار اور احکام والے کی اطاعت کر۔ اور اُس سے ڈر اور دلیری کی راہ ہرگز مت کر۔

فلا تختروا الطغوی فان الھنا
غیور علی حرماتہ غیر قاصر

حد سے گذرنا خدا کی حد بندیوں کو توڑنا اختیار نہ کرو کس لیئے ہمارا معبود محبوب مقصود اپنی حدود اور حرام کی ہوئی چیزوں پر غیرت مند ہے وہ مجرموں کو ہرگز نہیں چھوڑے گا۔

ولا تقعدن یا ابن الکرام بمقعد
فترجم من حب اللّٰہ یرکنا اسی

اے بزرگوں کی اولاد اور اے بزرگوں کے گدی نشینو مفسد کی ساتھ نشست و برخاست مت کر۔ شریروں کی محبت اور انکی مجالست سے ڈوبیگا اور خسارہ ہی پاوے گا۔ اور آخر کار اُنہی دو میں جو نیز پڑیگا

ولا تحسبن ذنبا صغیرا کہینۃ
فان ودادا لمصاحبی الکبائر

اور چھوٹے اور صغیر گناہ کو آسان نہ سمجھ کیونکہ صغیرہ گناہوں کو پسند کرتے اور ہلکا جاننے سے بڑے اور کبیرہ گناہ ہو جاتے ہیں۔

واخر نصحی توبۃ ثم توبۃ
وموت الفتی خیر لہ من مناکر

اور میری نصیحت تو آخر کار یہی ہے کہ غیر خدا کو چھوڑنا اور اوامر الٰہی کو قبول کرنا اور انکی منہیات سے اسکی طرف رجوع کرنا ہی بہتر ہے اور اسی میں خیر ہے کہ معاصی اور ارتکاب منکرات سے پہلے ہی مر جاوے

بہت سے لوگ اس میں سنی بھی شیعہ بھی ملوث ہیں کہ جب کہیں شامت اعمال سے معاصی و منکرات کے ارتکاب سے فسق و فجور کے شیوع سے خدا کی طرف سے تنبیہ کے لیے وبا ہیضہ یا قحط یا کوئی اور بلا نازل ہوتی ہے تو یہ شعر دروازوں پر چوراہوں میں تختیوں اور چینیوں پر لکھوا کر کندہ کر کر لگاتے ہیں وہ شعر یہ ہے

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمۃ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمۃ

خدا جانے کس رافضی کی شامت اعمال کی وجہ سے یہ شعر تصنیف ہوا اور کس کمبخت نابینا صوفی نے اسکو قبول کر کے دنیا کو شرک کی بدبودار نجاست میں ڈالا۔ یہی امور اشد ضرورتیں چاہتی ہیں کہ کوئی مصلح آوے اور اس اندرونی شرک کی جڑ پر تبر توحید رکھے۔

نادان اس شعر کا وظیفہ پڑھتے ہیں اور حقیقت سے آگاہ نہیں ہوتے اور نہ آگاہ ہو

چاہتے ہیں۔ ناصح کو دشمن اور مصلح کو مفسد قرار دیتے ہیں۔

کوئی ہفت بند کاشی کا وظیفہ پڑھتا ہے کوئی دیوں کے نام کی مالا جپتا ہے کوئی یا علی اور یا حسین پکارتا ہے کوئی یا خواجہ یا فرید یا پیر لطیف کے نعرے لگاتا ہے غرضیکہ ہر ایک نے خلاف مقصود راہ کو اختیار کر رکھا ہے سچ ہے

ظہر الفساد فی البر والبحر

ربنا المسیح پکارنے والوں نے مسیح جو ایک عاجز انسان اور مشت خاک اور بے پر و زر بیکس کو خدا اور قاضی الحاجات ٹھیرایا اور ربنا الحسین کہنے والوں نے ایک مسکین اور عاجز نادار انسان کو مستجاب الدعوات اور قاضی الحاجات مانا۔

ان دونوں میں کوئی فرق بتائے کہ یہ کتنے پانی میں اور وہ کتنے پانی میں ایک گروہ نے مسیح کے خون سے نجات کا ذریعہ قبول کیا اور دوسرے گروہ نے حسین کے خون کو نجات کا وسیلہ تسلیم کیا۔ ان دونوں گروہ میں کوئی تمیز کرکے بتلائے کہ کفارہ میں کس کا قدم آگے نکلا ہوا ہے۔ کسی شخص نے کسی شخص سے پوچھا کہ پہاڑ پر چڑھنا بہتر ہے یا اُترنا اُس نے جواب دیا کہ چڑھنے اور اُترنے دونوں پر لعنت ہے

یہ اُسی مصلح اور امام نے جس کی بعثت کی اس فساد عظیم الشان کے وقت ضرورت تھی بتلایا کہ حسین اور مسیح نہ کسی کا کفارہ نہ فدیہ اگر کسی کا فدیہ یا کفارہ ہونا ہوتا تھا تو عیسائیوں کو مسیح کا کفارہ ہونا چاہیئے تھا اور حسین کا فدیہ یا کفارہ شیعوں کو

بات یہ ہے کہ کفارہ اور فدیہ یا قربان کا لفظ بتلاتا ہے کہ اعلیٰ شے پر ادنیٰ چیز قربان ہونی چاہیئے نہ ادنیٰ پر اعلیٰ۔ ہم جو قانون الٰہی اور روزمرہ کے برتاؤ اور تجربوں میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ ادنیٰ چیزیں اعلیٰ چیزوں پر قربان ہوتی ہیں گائے۔ بیل بکری بھیڑ چرند پرند حیوان پتھر پانی کپڑے مکوڑے نباتات جمادات سب اشیاء انسان کے استعمال میں آتی ہیں انسان کسیکو کھاتا ہے کسیکو پہنتا ہے کسی چیز سے اپنے آرام کے لیے سامان طیار کرتا ہے کسی پر سوار ہوتا ہے کسی شئے سے مکان بناتا ہے یہ سب چیزیں جو انسان سے ادنیٰ ہیں اور انسان اشرف المخلوقات ہے سب انسان کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ اور جب انسان ایک آبخورہ یا ایک گلاس پانی کا نوش کرتا ہے تو آج کل کی تحقیقات کے نزدیک جو ایک قطرہ میں ہا ہزار کیڑے ثابت کرتے ہیں کس قدر بے حد و بے شمار کیڑے پی جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و لکم ما فی الارض جمیعا جو تمام چیزیں جو زمین میں ہیں وہ سب تمہارے لیئے ہیں

نہ تم اُن کے لیے۔ لیکن قدر افسوس ہے شیعوں اور عیسائیوں پر کہ اپنے سے بہتر یعنی حسین اور مسیح کو قربان کرتے ہیں اور مسیح و حسین کی ایک بھیڑ بکری یا ایک پانی کے نامعلوم قطرہ کے کیڑے کی بے حیثیت کی برابر بھی قدر اور عزت نہیں سمجھی خدا کی مار ایسے فہم پر اور خدا کی پھٹکار ایسی سمجھ بوجھ پر۔

یہ ادنیٰ اور ناپاک اعلیٰ اور پاک کو اپنے اوپر قربان کریں اپنے بدلے میں فدیہ دیں۔ خدا کی پناہ بدمعاشوں اور فاسقوں اور فاجروں کے بدلے میں مسیح و حسین جیسے راستباز اور مقبول خدا اور محبوب الٰہی مارے جائیں بلکہ مناسب تو یہ تھا کہ ان راستبازوں اور مقدسوں کے بدلے میں یہ خبیث و شریر قربان کیئے جاتے تاکہ دنیا ہر قسم کی پلیدی اور نجاست سے پاک ہوتی اور صادقوں اور ابرار کے وجود باجود دنیا منور اور پاک اور مطہر رہتی۔

او اور سنو۔ عیسائیوں کو دیکھو انہوں نے یہیں تک بس نہیں کی کہ مسیح کو کفارہ میں لاکر اپنے اوپر سے قربان کر دیا۔ بلکہ اُسکو لعنتی اور اُس لعنتی قربانی کو نجات۔ یہ خوب بات ہوئی۔ ایک عیسائی کی بیوی زنا کرنے سے اسکو گھر کے لائق نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ ناپاک اور خبیث ہو گئی مگر یسوع ملعون یعنی ناپاک اور خبیث بنکر معاذ اللہ انکا سرپرست اور وسیلہ نجات ہے

ملعون کسکو کہتے ہیں۔ ملعون شیطان کو کہتے ہیں۔ جب کسی پر لعنت پڑے گی یا لعنت ڈالیں گے تو سمجھا جانے گا کہ وہ اول درجہ شریر اور سیاہ دل اور بد باطن اور سیاہ رو اور واقعی شیطان بنگیا اور جو صفات شیطان کے ہیں وہ تمام اُن شیطانی اوصاف سے متصف ہو گیا۔ لعنت کا مفہوم یہی ہے کہ جسپر خدا کی لعنت پڑے وہ شیطان اور خدا کا دشمن اور خدا اُس کا دشمن۔ اُس کا خدا سے بالکل قطع تعلق خدا کا اُس سے وہی قطع تعلق اور خدا کا منکر ہے۔ اور لکھا ہے کہ اللعین الشیطان۔ صدہا اور ہزارہا عیسائیوں پادریوں سے سوال کیا گیا کہ کیا یسوع خدا سے منحرف اور روگرداں اور منکر اور سیاہ دل ہو گیا تھا اور خدا اُس سے منحرف ہو گیا تھا اور وہ خدا کا دشمن اور خدا اُس کا دشمن ہو گیا تھا اور دہریت اور تمام شیطانی صفات اُسمیں داخل اور سرایت کر گئی تھیں اور کوئی ایسا بھی زمانہ اُسپر آیا ہے خواہ ایک ہی منٹ کے لیے ہو کہ وراثت اور مولودیت کا قطع تعلق ہو گیا کہ نہ وہ اسکا باپ اور نہ وہ اُسکا بیٹا اور کیا ان میں ایسی عداوت اور بغض و دشمنی پیدا ہو گئی تھی جیسے کہ یہود کو مسیح سے اور تمکو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کوئی پادری چون و چرا نہیں کرسکتا۔ ہمارا دور تمام کارخانہ درہم برہم

باقی آئندہ

قوم کو نیک سمجھتے ہیں مگر وہ اس قوم کو مجبور کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنے والے اور انکار کرنے والی قوم تھی۔ یہاں تک کہ کہہ دیا اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو۔ کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لیے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ انکو دیا گیا۔ پس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے میں بھی دریغ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

منهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو گم کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی۔ جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوت کے روشن دلائل کو توڑتے ہیں۔ جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر آپ کے سارے زمانہ رسالت میں دو چار آدمی بھی معاذ اللہ ایسے طیار نہیں کر سکے جو اعلیٰ درجہ کے باخدا انسان ہوں اور جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کر لی ہو تو پھر آپ کی قوت قدسی کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر دوسرے لوگوں کے اعتراضوں کو دیکھا جاوے جو وہ پیش کرتے ہیں تو پھر تو معاذ اللہ ایک بھی بات پایہ آپ کی تعلیم سے ثابت نہیں ہوگی۔ ناصبیہ (خوارج) حضرت علی کو معاذ اللہ مرتد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع بھی

فرمایا تھا۔ اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دیں گے؟ اسی طرح پر رافضیہ کے اعتراض ایسے ہیں کہ جن کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ اور شیعہ کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں فریق خدا ترسی اور دیانت سے کام لیتے اور انصاف کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور صحابہ کرام آپ کے اعضا ہیں۔ جب اعضا کاٹ دیے جاویں تو پھر باقی کیا رہ گیا۔ جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہیں رہتی

ان باتوں کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی کارروائیوں سے بھی دشمنوں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں اور ان کی زبانیں کھلتی ہیں بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریوں اور خرابیوں نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لیے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیوں کو دلوں سے دور کرتا۔

یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعید الفطرت ہیں وہ اس حقیقت کو سمجھکر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان کہلا کر صحابہ کی ذات پر حملہ کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہیں اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہیں غیر قوموں خصوصاً عیسائیوں کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپ کی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجے کی روحانیت پیدا کی۔ اور بالمقابل مسیح کے ۱۲ حواری بھی درست نہ رہ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں کسی کی بھی اصلاح نہیں ہوئی تو پھر ہم کو منہ دکھانے کی بھی جگہ نہیں رہتی۔ اس صورت میں ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہیں؟

قرآن شریف کی اس کے آگے کیا عزت رہی اگر ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسری طرف اسکی تاثیرات کو یہاں تک محدود کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا۔ اور جب ان کے اعتراضوں کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہیں تو پھر نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہیں ہوا۔ بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچو کہ اسکا اثر اسلام پر

کیا پڑتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو یہ یوں مخالف ہوئے۔ اور قرآن شریف کے برخلاف اسطرح ہیں کہ کہتے ہیں اصل قرآن شریف نہیں رہا جو اب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن بھی کسی غار میں لیکر چھپا ہوا ہے اب نکلتا نہیں نکلتا۔ دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہیں مخالف ہنسی کرتے ہیں اور خطرناک توہین کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھ میں بقول ان کے قرآن شریف بھی نہیں ہے اور مہدی کا ہے کہ وہ غار سے ہی نہیں نکلتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمیں بتائے کہ کیا یہ بھی دین کی تائید ہے؟ اور اس سے کوئی آدمی روحانی ترقی کر سکتا ہے۔ یہ محض افسانے اور خیالی باتیں ہیں۔ حقیقت اور سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا جس کا اثر ہر زمانہ میں پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جسطرح پر انہوں نے اپنے خون سے اس باغ کی آب پاشی کی ہے اسکی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملے گی ان کی خدمات اسلام کے لیے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جب خدا تعالیٰ کے دین میں سستی واقع ہونے لگتی ہے اور کمی فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو کر دین بگڑنے لگتا ہے

اُس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مامور کر کے بھیجتا ہے جو اُسکے بلانے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اُسکے ساتھ ہوتی ہے۔

وہ ان غلط فہمیوں اور خرابیوں کو دور کرتا ہے جو علمی طور پر دین میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اپنے عملی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر بخشتا ہے۔

(باقی آئندہ)

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیحضرت حجۃ اللہ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت اب پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ خاندان رسالت کے جمیع ممبر خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔

۲۔ بزرگان ملت بھی خدا کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست اور خدمت دین میں مصروف ہیں

۳۔

حضرت حکیم الامۃ کا رسالہ ترک اسلام کا جواب ختم ہو گیا اسکا نام

نور الدین

رکھ گیا ہے۔ آپ توجہ کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توفیق رفیق ...... حال ہو تو ستیارتھ پرکاش کا جواب بھی لکھا جاوے اللہ تعالیٰ حضرت حکیم الامۃ کی روح القدس سے مدد فرماوے۔ اور جلد اس خدمت دین کی توفیق آپ کو دے آمین۔

حضرت حکیم الامۃ کا ایک اعلیٰ درجہ کا مضمون **مذاہب عالم پر ریویو** نہایت مختصر الفاظ میں الحکم کی اسی اشاعت میں شائع ہوتا ہے اور آئندہ بھی اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو الحکم میں وقتاً فوقتاً آپ کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین شائع ہوں گے۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک خط شیعہ مذہب پر لکھنا شروع کیا تھا اور وہ اگر خط ہی رہتا تو الحکم کی اسی اشاعت میں شائع ہو جاتا مگر خدا نے آپ کے سینہ کو کھول دیا اور ایک معمولی خط کے بجائے ایک رسالہ ہو گیا ہے۔ جو علیحدہ طبع ہوگا۔

فاضل امروہی نے اپنے وطن سے ابھی تک مراجعت نہیں فرمائی۔

۴۔ مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ حسب معمول جاری رہتا ہے۔ اس ہفتہ میں منجملہ اور معزز مہمانوں کے ہمارے مکرم سید تفضل حسین صاحب پنشنر تحصیلدار اٹاوہ سے تشریف لائے۔

ہمارے مقدمات

مقدمات کے انتقال کی درخواست جو چیف کورٹ میں ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء کو گذری وہ بھی نامنظور ہوئی۔ ۲۳ کو مقدمات گورداسپور میں بعدالت چندو لال صاحب پیش ہوئے

علیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب مسٹر اوگارمن صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وکلا دیے بیرسٹر کیا حکیم فضل الدین صاحب اور ایڈیٹر الحکم کی طرف سے آخر الذکر وکلا پیش ہوئے۔

مگر پہلے مقدمہ خاکسار ایڈیٹر بنام کرم دین پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے تقریر کی کہ ملزمان پر فرد جرم لگایا جاوے۔ اسکے بعد فریق ثانی نے اپنی بحث شروع کی اور ختم کی۔

۲۴ فروری کو پہلے مسٹر اوگارمن صاحب نے اعلیٰحضرت کی طرف سے ایک درخواست مع تحریری بیان پیش کی کہ یہ بیان شامل مسل کیا جاوے۔ جو ۲۵ کو فیصلہ کے لیے رکھی گئی جس کا فیصلہ ۲۵ کو نہیں ہوا۔ اور آخر وہ بیان مسٹر صاحب موصوف نے بطور تقریر تحریری کا پیش کر دیا جو شامل ہو کر وکیل مستغیث کو عدالت نے دیدیا۔

۲۴ کو خواجہ صاحب نے کرم دین کے مقدمہ میں جوابی تقریر شروع کی جو ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ۲۵ کو کرم دین نے بذریعہ ایک درخواست کے استدعا کی کہ مجھے تقریر کے لیے موقع دیا جاوے کیونکہ شیخ نبی بخش صاحب نے مولوی فقیر محمد کی طرف سے تقریر کی تھی۔ اس پر خواجہ صاحب نے کہا کہ جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ فقیر محمد ان مضامین کو جو سراج الاخبار میں چھپے ہیں کرم دین کے نام پر کرتا ہے اور شیخ نبی بخش صاحب اپنی بحث میں انکار کرتے ہیں۔ یہ تقریر پھر اسکی طرف سے کیونکر ہو سکتی ہے۔ مگر عدالت نے ملزم کرم دین کو موقع دیا اور اپنی تقریر کی بالآخر خواجہ صاحب نے شیخ نبی بخش اور کرم دین کی تقریروں پر جوابی تقریر کی جو ہنوز ختم نہیں ہوئی کل اس کی سماعت [illegible] مارچ پر ملتوی ہوا

احمدی جماعت کیلئے ایک دعا کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ ایک سال سے میں ایک دینی امر کی نسبت سخت فکر میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہیں ہوتی۔ چونکہ جماعت کی دعا میں برکت ہوتی ہے اسلیے ملتمس ہوں کہ سب بھائی اکیلے نمازوں میں میرے لیے ضرور دعا فرماویں۔

والسلام علیکم

خاکسار یار محمد بی او ایل اورینٹل کالج ایم او ایل کلاس لاہور

اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل میں امسال ۱۲ طالب علم بھیجے گئے تھے جن میں سے ۹ طالب علم بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہو سکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ میں اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل میں بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والوں کے نام مفصل ذیل ہیں۔

(۱) مرزا عزیز احمد ولد خان صاحب مرزا سلطان احمد صاحب ای۔اے۔سی۔
(۲) عبد الغفار خان احمدی ولد خان صاحب مولوی ابوالحسین خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی۔
(۳) اقبال علی غنی احمدی برادر فیض علی صابر صاحب۔
(۴) سمیع اللہ خان احمدی ساکن فیض چک ضلع گورداسپور۔
(۵) راجہ محمد اسحاق احمدی ہمشیرزادہ مرزا خدا بخش صاحب۔
(۶) عبد الحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہار امرتسر۔
(۷) عبد العزیز احمدی۔ فیض اللہ چک
(۸) قاضی عبید اللہ احمدی ساکن ضلع گورداسپور
(۹) عبد الغنی احمدی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار امرتسر

جماعت چہارم انگریزی ۱۷ مارچ ۱۹۰۴ء کو کھولی جائے گی۔ تمام طلبا کو چاہیے کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیں۔ تاکہ کسی کی پڑھائی میں حرج نہ ہو۔ جو طلبا غیر مدارس سے یہاں آنا چاہیں اُن کے لیے ضروری ہے کہ پہلے مدرسہ سے اپنا ڈسچارج سرٹیفکیٹ ساتھ لیکر آویں کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کے معائنہ اور ملاحظہ کے لیے کھولا جا چکا ہے اور اس واسطے انٹر سکول رولس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی پابندی ضروری ہے۔

صاحب انسپکٹر صاحب بہادر مدارس نے بھی مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی ہے جو کہ عنقریب اخبار میں شائع کی جاوے گی۔ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان [illegible] ۱۹۰۴ء

دار الامان میں ڈسپنسری کی ضرورت اور سول سرجن صاحب بہادر۔

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں قادیان میں ایک ڈسپنسری کے کھولے جانے کے متعلق جو آرٹیکل ہم نے لکھا تھا۔ اور وہ اس بنا پر تھا کہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ صاحب سول سرجن بہادر کے سامنے کالوگڑھ میں کسی ڈسپنسری کے کھولے جانے کا سوال ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں قادیان کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ وجوہات ترجیح بھی ہم نے بتا دیے تھے۔ اس آرٹیکل پر صاحب ممدوح نے خصوصیت سے توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ جو چٹھی صاحب ممدوح کے دفتر سے ہمیں جواباً پہنچی ہے وہ یہ ہے

حکم ہوا کہ

جواباً لکھا جاوے کہ بالفعل کوئی تجویز قصبہ کاہنوواں یا دیگر جگہ جدید ہسپتال کھولنے کی در پیش نہیں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب ایسی تجویز ہو صاحب ممدوح قادیان کا لحاظ ضرور رکھنے کی کوشش فرماویں گے۔

یاد رفتگاں

ہمارے بعض مرحوم ہم جماعتوں کا نوحہ ایک ہم جماعت نے لکھا ہے۔ اس میں مرحوم مغفور ایوب صادق کا بھی ذکر کیا ہے جسکو پڑھ کر مرحوم یاد آ گیا۔ چونکہ اس ذکر میں مرحوم کی پاک سیرت کا تذکرہ ایک ایسے قلب سے ہوا ہے جسکو اس سلسلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اسلیے وہ زیادہ وزن دار اور گرانقدر ہے۔ ہم کو ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

ہم نہیں بھولے تہجد خوانیاں ایوب کی
اسپ طبعی کا بھی ہیچ تھا وہ سینہ زن
اسقدر صبر اور استقلال وہ زہد و ورع
تھا جوانوں کے لیے ضرب المثل اسکا چلن

نکاح کی ضرورۃ

ہم نے اس سے پہلے بھی دو مرتبہ سردار فضل حق صاحب کے متعلق ضرورت نکاح کا اعلان کیا تھا۔ اور اُنہوں نے شادی بھی کر لی تھی مگر محض سلسلہ عالیہ نفاق کی وجہ سے انکو طلاق دینا پڑا کیونکہ انکے والدین سخت متعصب تھے انہوں نے سلسلہ مبارک سے الگ ہونا گوارا نہیں کیا بیوی کو چھوڑ دینا زیادہ آسان سمجھا۔ سردار صاحب کے متعلق ہمکو کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکیم الامۃ عم فیضہ کو ایک خط میں سردار صاحب کی نسبت یہ فقرات لکھے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

لڑکیوں کی تلاش میں والدین کو بڑی دقتیں واقع ہوتی ہیں لائق لڑکا ملتا نہیں اور آپکو معلوم ہے کہ سردار فضل حق صاحب بہت نیک چلن آدمی ہیں اور صاحب جائداد و زمین ہیں اور والد صاحب اُن کے گیارہ سو روپیہ سالانہ جاگیر رکھتے ہیں اور سردار فضل حق صاحب کی لائل پور میں بھی زمین ہے اور جمعیت معاش بہرصورت عمدہ رکھتے ہیں اور جوان اور خوش شکل ہیں اور لائق ہیں ایسا لائق ساتھ پھر میسر ہو۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

غرض جو صاحب سردار صاحب کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرنا چاہیں وہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سے خط وکتابت کریں۔

ارشادات القرآن ونفائس القصص والحکایات

مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری نے قرآن مجید میں سے احکام وہدایات الگ اور قصص وحکایات الگ اردو زبان میں جمع کر دیے ہیں۔ ارشادات القرآن میں احکام ہیں اور وہ پہلا حصہ ہے دوسرے حصہ میں وہ قصے نہایت فصیح اردو میں لکھے گئے ہیں جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ ان کتابوں کی ایک ایک جلد ہر ایک مسلمان کے گھر میں رہنی چاہیے۔

قیمت حصہ اول یعنی ارشادات القرآن [illegible]
قیمت حصہ دوم نفائس القصص والحکایات [illegible]

عورتوں اور بچوں کو یہ کتابیں پڑھانے کے قابل ہیں۔ دفتر الحکم سے طلب کرو۔

لیکن ازاں غرض کو ملحوظ [illegible]

[illegible] ! [illegible] کیا [illegible] عقید [illegible] مشکلات میں ڈالا [illegible] وہی قدر ہیں جو یہاں رہ کر قرآن [illegible] کی تفسیر کا بیان [illegible] ہے اور [illegible]

مجھے امید ہے چند ایسے ہی اور قرآن شریف کے علوم حقہ کو سیکھیں اسی طرح چند سال یہاں مدینہ میں رہ کر سیکھتے اور پھر واپس جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کرتے اور ان کی اشاعت میں مصروف رہتے۔

(باقی آئندہ)

وقت نوٹ۔ مولانا! آپ کی تحریک محض خدا تعالیٰ کے لیے ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر کے امید کی جاتی ہے کہ یہ ارادہ کسی نہ کسی وقت پورا ہو جاوے گا اور خدا تعالیٰ قوم کے دل میں اس ضرورت کی اہمیت کو القا کرے گا۔ لیکن میں اپنی آرزو اور منشا کے موافق الحکم ہی کے ذریعہ آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس کام کے لیے ضرورت ہے آپ کی متواتر **تحریک** اور **تحریر** کی اس اہم ضرورت سے مسلمان قوم کو آگاہ کریں اور وہ ایک شاخ دینیات اسی التزام کے ساتھ قائم کرے جس کا ذکر بیچ الحکم کی گزشتہ اشاعت میں کیا ہے یا اگر اس سے کوئی بہتر صورت ہو۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ یا مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی دو تین تحریریں اس ضرورت پر نکلیں تو قوم میں ایک حرکت پیدا ہو جاوے۔ اس امر کی لاریب بڑی ضرورت ہے کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہو جو علوم حقہ حاصل کریں اور پھر واپس جا کر اپنے شہروں اور ملکوں میں وہ تبلیغ کرنے والے ہوں۔ اگر الحکم کے ناظرین میں سے بیس شخص بھی پانچ پانچ روپیہ ماہوار کے وظائف دینے کا اس دینی کام کے لیے عزم بالجزم کریں تو وہ ہمیشہ کے لیے اپنے واسطے نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں؟

کیا کوئی ہے جو اس ضرورت کو محسوس کرے اور ارشاد الٰہی فاستبقوا الخیرات میں قدم آگے بڑھائے

خریداروں کو اطلاع

جو صاحب خبر چٹ کے حوالہ سے قدم نہیں تو وہ اسکو سمجھیں اور اپنا قصور معاف فرماویں کیونکہ کئی مرتبہ اعلان ہو چکا ہے مگر بغیر چٹ ہرگز نہیں لکھا جاتا۔

ایڈیٹر

تار کی خبریں

لندن ۱۶ فروری۔ واشنگٹن پایہ تخت صوبجات متحدہ امریکہ میں خبر پہونچی ہے کہ ۲۰ ہزار جاپانی فوج ۱۲ فروری کو کوریا کے بندر چیلفو میں اتری۔ جاپان اپنی بری فوج کو بطریق احسن جمع کر رہا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملک کی حفاظت کے لیے کافی فوج پیچھے رکھ کر وہ تین لاکھ سپاہ میدان جنگ کو بھیج سکتا ہے۔ افواج کے اجتماع و نقل و حرکت میں سخت خفا سے کام لیا جا رہا ہے۔ فوجیں رات کے وقت روانہ کی جاتی ہیں۔

پورٹ آرتھر میں بقول روسیان ۱۴ فروری کو کوئی نئی بات وقوع میں نہیں آئی۔

ہر دو جدید خریدکردہ جاپانی کروزر موسومہ کسوگا و نشین جو اٹلی کے شہر جینوا سے پچھلے مہینہ انگریز افسروں اور ملاحوں کی نگرانی و اہتمام میں روانہ ہوئے تھے بخیریت جاپانی بندرگاہ یوکوہامہ میں پہونچ گئے ہیں۔

قرضہ روسی حکومت نے پانچ کروڑ روبل کی مالیت کے کریڈٹ نوٹ جاری کیے ہیں (روبل روسی سکہ ہے جو ۲ کے برابر ہے)

سنگاپور کے اخبارات کو تار آئے ہیں کہ جاپانیوں نے روسی سائبیرین اور مانچورین ریلوے کے متعلق جو روسی سٹیمر چینی بندر شنگھائی اور ڈالنی کے مابین مال و اسباب لے جایا کرتے تھے وہ سب پکڑ لیے ہیں۔

چار انگریزی مصافی جہاز موسومہ آلبی اون جو امیر البحر کا جہاز ہے اور ڈنکن اسٹ پیٹرس وغیرہ ۱۱ فروری کو بندر جیفو میں پہونچ گئے۔ وسنٹ پیٹرس کا وزن ساڑھے دس ہزار ٹن ہے۔ باقی دو اس سے زیادہ وزنی اور مضبوط تر ہیں۔ (وطن)

جاپان نے بھی دس کروڑ ین کی میعادی نوٹ جاری کیے ہیں جنہیں وہ خریداروں کو پانچ فیصدی سالانہ سود دے گی۔ اور ایک سو کے نوٹ کو ۹۰ میں بیچے گی اس کا روپیہ سرکار پانچ سال گزرنے پر ادا کرے گی۔ دیگر بھی پرامیسری نوٹ کی طرح بازار میں بک سکیں گے۔ جاپانی سکہ ین ۲ کے برابر ہے۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز موسومہ ڈربی پر چند سو جاپانی جو روسی بندر ولادی ووسٹاک میں کاروبار کرتے تھے شمالی جاپان کے بندر ہاکوڈیٹ میں پہونچ گئے۔

جاپانی سرکاری نوٹوں کا بھاؤ بھی ماہ جنوری میں بہت گر گیا تھا جن سے ہندوستان کی منڈی یعنی سرکاری کاغذات و تمسکات کی خرید و فروخت کے بازار کے بہت سے دلال تقریباً دیوالیہ ہوگئے ہیں بے اطمینانی کے بھی جلد دور ہونے کی توقع نہیں۔

چین و جاپان۔ ملکہ چین نے ظاہر کیا ہے کہ چین اس جنگ میں روس کے برخلاف جاپان کا ساتھ دے گا اور مانچوریا کی سلامتی کے لیے جو چین کا صوبہ ہے بلا تامل جنگ کرے گا اس اچانک اعلان پر پیکن کے بازاروں میں لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ لگ رہے ہیں اور عام حیرانی ظاہر کی جا رہی ہے۔ چینی محکمہ جنگ کے عہدہ دار سارا دن ملکہ کی خدمت میں حاضر رہ کر باہم صلاح و مشورہ کرتے رہے اور سیکڑوں اردلی ایک دفتر سے دوسرے دفتر کو دوڑتے رہے۔ عام خیال ہے کہ چین بہت جلد عملی کارروائی کرنے والا ہے۔

ایک روسی جہاز آج کولمبو پہونچا اور یہ سنکر کہ لڑائی چھڑ گئی ہے آگے جانے سے رک گیا ہے۔ وہ تا احکام ثانی وہیں رہیگا۔

روسی بیڑہ جہازات موسومہ بزرطک مصافی جہازات آسلی اینا اروریا۔ دمتری دونسکی۔ اور چند تارپیڈو کشتیوں کو تا احکام ثانی بندر جیبوتی میں رہنے کا حکم ملا ہے (یہ وہی جہازات ہیں جو ایک ہفتہ معرض اخفا میں رہے۔ ممکن ہے یہ خبر بھی جزیرہ منی کوئی وغیرہ کی خبروں کی طرح منگھڑت یا محض قیاسی ہی ہو۔ جیبوتی مشرقی افریقہ کے وسط میں انگریزی سومالی لینڈ اور اطالین علاقہ حبش اور خاص حبش کے درمیان ایک فرانسیسی بندرگاہ ہے۔ وہ آبنائے باب المندب کے جنوب میں ہے اور عدن شمال مشرق میں۔ عدن اور جیبوتی میں ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ ہے۔ انگریزی بندر زیلع بالکل جیبوتی کے قریب ہے۔ فرانس اسے فوجی اعتبار کا مخزن سامان حرب و رسد اور قیام جہازات کے لحاظ سے عدن ثانی بنانے کے درپے ہے۔ وطن)

سینٹ پیٹرزبرگ (پایہ تخت روس) میں خبر چھپی ہے کہ جاپانی افواج کی معقول جمعیت (بار برداری کے جہازوں پر سوار) جو جاپانی کروزروں کی حفاظت میں خلیج لاؤتنگ کو جا رہی ہے کہ خشکی پر اتر کر پورٹ آرتھر کے قریب روسی مانچوریا ریلوے لائن کو توڑ دے (خلیج لاؤتنگ نقشہ میں دکھا دی گئی ہے۔ وہ پورٹ آرتھر کے مغرب اور خلیج پیچلی کے شمال میں ہے۔ وطن)

جاپانی نقصان۔ جنوبی جاپان کے بندر ہاکوڈاٹی میں افواہ ہے کہ روسیوں نے ایک جاپانی ٹرانسپورٹ (بار برداری کا جہاز) جس پر ۱۸۰ سو بری سپاہ سوار تھی غرق کر دیا ہے۔

بدبختی۔ چینی بندر چیفو سے ایک تار پہنچا آیا ہے کہ پورٹ آرتھر کے قلعوں کے روسی گولندازوں نے تین روسی تارپیڈو کشتیوں کو جاپانی بیڑہ کا قلعہ تصور کر کے گولوں کی تابڑتوڑ بارش سے غرق کر دیا۔

افواہ۔ کولمبو کے اخبار کے ذریعہ کلکتہ میں شب گزشتہ یہ خبر پہونچی۔ مانکو جین کے اندرونی حصہ کے شہر سے ۱۵ فروری کو ساڑھے پانچ بجے پیغام بھیجا گیا ۱۳ ماہ حال کی رات کو روسیوں نے چھ جاپانی جنگی جہاز غرق کیے۔ روسیوں کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ جاپانیوں نے خلیج کرن کے ساحل پر تیس ہزار فوج اتاری وہاں اڑھائی سو روسی کازک (سوار) موجود تھے۔ جو گولوں سے تہ تیغ کر دیے گئے۔ روسی اخبارات نے لڑائی کی موجودہ رفتار پر ابھی کوئی قابل ذکر ریمارک نہیں کیا۔ جاپانیوں کی نگاہ وزیر سے پایا جاتا ہے کہ وہ خشکی پر بھی جمعیت کثیر دشمن پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

روسی وسطی مانچوریا کے شہر نوچنگ کو قلعہ بند کر رہے ہیں۔ اور بحری و فوجی دستوں کو از سر نو مرتب کر رہی ہیں۔

جو جاپانی باشندے ولاڈی ووسٹاک سے لوٹ آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ وہاں حملہ کے روک کے لیے کچھ تیاری نہیں کی گئی۔ بندر روسیوں نے دہانہ پر کوئی تارپیڈو سمندر میں رکھے ہیں نہ سرنگیں بنائی ہیں۔ اور جو دس تارپیڈو کشتیاں وہاں ہیں وہ سمندر کے منجمد ہونے کی وجہ سے ایک جگہ جکڑی ہوئی ہیں۔

روسی دریا یالو کے شمالی کنارہ پر فوج جمع کر رہے ہیں انکو خیال ہے کہ جاپانی زور حملہ یہی موقع پر کریں گے تاکہ ریلوے لائن کو توڑ کر پورٹ آرتھر اور ولاڈی ووسٹاک کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ منقطع کر دیں۔

دو جاپانی تارپیڈو شکن جہازوں نے ۱۴ فروری کو روسی جہازات مقیم پورٹ آرتھر پر تارپیڈو چلانے کے لیے حملہ کیا۔ مگر سخت برف باری کے طوفان نے جس سے تاریکی چھا رہی تھی ان کی کوشش کو بیکار کر دیا اور وہ واپس ہٹ گئے۔ تاہم وہ تارپیڈو چلا گئے۔ جو خیال ہے کہ ایک روسی جہاز کو جا لگے۔

علاقہ ناف کے شہر باکو میں ارمنی لوگ نماز کی فتنیا بی کی دعا گرجا میں مانگ رہے تھے کہ کسی نے ایک بم کا گولا پادری پر پھینک دیا کئی شخص زخمی اور دو ہلاک ہوئے (ناظرین وطن کو معلوم ہے کہ ارمنی رعایا روس کے جدید احکام اور خاصکر مذہبی معاملات اور جائیدادوں کے متعلق روسی حکومت کی مداخلت سے سخت ناراض ہو رہے ہیں۔ بیگمان انہی میں سے کسی نے پادری پر حملہ کیا ہوگا۔ کہ ان ظالموں کی فتحمندی کی دعا مانگنے کے لیے کیوں اپنی جماعت کو جمع کیا۔ وطن)

افواہ ہے کہ زار نے ترکستان کے گورنر کو حکم دیا ہے کہ اگر انگلستان تبت میں یا کسی اور طرف کچھ بھی پیش دستی کرے تو فوراً افغانستان پر حملہ کر دے۔

اشتہار۔ جواب ترک سلام کا نام نور الدین کیا گیا۔ بے قیمت درخواستیں حکیم فضل دین صاحب ٹکٹ مطبع ضیاء الاسلام کے نام آنی چاہئیں۔

مذاہب عالم پر ریویو

حضرت حکیم الامت کے قلم سے
پرانی یادداشت لی ہے

عام پر

(۱) مذہب صحیح وہ ہے جسکی صحت عقلاً ثابت ہو پھر وہ جس کی حقیقت اور نفس الامریت دلائل واضحہ اور حجج نیرہ سے ثابت ہو۔ پھر وہ جو آخر مقابلہ میں مظفر ہو۔

میں بارہا سوفسطائیہ اور وجودیہ کو اس پہلی دلیل سے جیتا ہے۔ بارہا سوفسطائیہ کو کہا کہ عمل میں تم اپنے مذہب کو لاکر دیکھو۔ جو کوئی تم میں سے بھوکا ہوتا ہے روٹی کھاتا ہے پیاسا ہو پانی پیتا ہے۔ کچہری میں ملازم ہو دفتر سے کچہری میں جاتا۔ اپنے اپنے فرض منصبی احتیاط سے ادا کرتا ہے۔ پھر ان کاموں کا ثمرہ کیا ہے جبکہ تم بحث میں لاتے ہو۔

ایسا ہی قائل وحدت الوجود عام بند۔ بخیطرح اعمال عبودیت سے کامیاب ہے پھر اس دعویٰ الوہیت کا نتیجہ کیا۔ کفارہ کے اعتقاد کا عملی فائدہ بجز بیباکی کے کیا ہے۔ تثلیث سے کیا عمدہ عملی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ ابوبکر کے انکار خلافت سے آپ کیا حاصل کیا اب خلافت اسکو مل سکتی ہے جس سے تمہارے زعم میں لیگئی۔

غرض تمام بطلان پر یہ تلوار چلتی ہے۔

۲۔ کامل کتاب وہ ہے جو اپنے دعاوی کے صحیح دلائل پر اور اپنے مخالف کی تکذیب اور تکذیب کے دلائل نیرہ پر حاوی ہو۔ یہ بات توریت موجودہ اور مستطالعہ کردہ بائبل میں نہیں اور اناجیل وگرنتھ میں اور نہ اس وید میں جو پہنچے سنتا ہے۔ ژند و وستا میں اور نہ ساکتوں اور بدھوں کی مقدسہ کتب میں۔

اور نیچریوں برہموؤں کے ہاں جو کتاب صحیفہ فطرت ہے اسمیں وہ اسرار مشکلہ ہیں۔ کہ تریاق از عراق بنی آید ومار گزیدہ میمیرد۔

مسیحی

۱۔ علاوہ توریت کے حلال وحرام۔ اور احکام سے سروکار ہی نہیں اور ساشادلیل یہ وہ عذر لگاتے ہیں کہ ابیون سوچہ پانی کیطرح اس کام میں لگادیا تعجب اور بہت تعجب۔

۲۔ تحقیق در تحقیق کی فکر اور انجیل مسیح کیکو بیٹھے ہیں۔ اُس کا نام ونشان نہیں مگر ایک فقرہ (ایلی ایلی لما سبقتانی)

۳۔ نیچر کے دلدادہ اس پر غور نہیں کرتے۔ کہ شیر کا بچہ شیر اور اسکے لوازمات اپنے اندر رکھتا ہو۔ گدھا گر مسیح میں الٰہی لوازمات کہاں۔

۴۔ زانی کو آتشک میں اور عام سوزاک ہوتا اور پھر بھی اعتقاد کہ مسیح کفارہ ہے۔ کیا گناہ کا اثر جسم پر نہیں پڑتا۔ پڑتا ہے اسی واسطے آدمی ماتھے کے پسینے سے روٹی کھاتا ہے۔ اور حوا درد زہ سے جنتی ہے پھر مسیح کا عمر ناقص انسان مثابشیہ سے شفایاب کیوں نہیں ہوتا۔

۵۔ تثلیث وکفارہ میں دعویٰ ہے کہ ہمیں عقل کو دخل مت دو اور نہیں سمجھتے کہ اگر عقل کو دخل نہ دیا جائے۔ تو کسی غلط مذہب پر بھی کوئی اعتراض نہیں آسکتا۔

۶۔ ایک مسیحی اور اسکا جواب کہتا ہے کہ تثلیث کا باریک مسئلہ ابتک مسلمان سمجھے ہی نہیں۔ پیرو مسیح کہتا ہے کہ ایشیائی دماغ اس دقیق بات تک پہنچتا ہی نہیں۔ اسپر کہا گیا کہ مسیح خود ایشیائی اور اسکے بارہ حواری سب ایشیائی تھے کیوں سمجھے۔ یا یہ یورپ کا ایجاد ہے۔

جسقدر اعتراضات ان لوگوں نے اسلام پر کیے بڑھ چڑھ کر ان لوگوں پر عائد ہوتے ہیں۔ اور اپنے دعوے کو مدلل نہیں کرسکتے اور نہ اپنے اعتراضات کو برہن۔ مثلاً جہاد اور طلاق کثرت ازدواج اور طلاق انکے معرکۃ الآرا اعتراضات ہیں۔

لاکن قومی جہادوں میں دنیا میں بے نظیر۔ اور مجرموں۔ مخالفوں کے غلام بنانے میں یہانتک مبتلا کہ غلاموں کیلیے جو مکان ہے اسکو جیل خانہ نام رکھتے ہیں اور ہم وہاں رکھتے ہیں جہاں ہمارا ہی باپ بھائی فرزند۔ کثرت ازدواج کے منکر مگر عملی طور پر جو لغویکا ہے وہ ظاہر کہ کنچنیاں کیوں اس میں اعزور ہیں۔ بد باتوں میں وہ حالت کہ الامان الامان ظاہر ہے کہ ایک مرد اپنا بیج بہت جگہ رکھ سکتا ہے مگر ایک عورت بہتوں کا بیج پرورش نہیں کرسکتی۔

طلاق کی مشکلات اور جنپر وہ مبنی ہے اسکو دیکھتے ہیں کہ فطری خواہش اولاد کی ہوتی ہے اور بعض عورتیں بانجھ ہیں عورتیں اپنے بعض عوارض سے مرد کو پاس نہیں آسکتیں یا ان کا رکھنا مالی اور جانی نقصانات کا باعث ہوتا ہے اور عملی رنگ میں ناجائز طور قضائی شہوات کرتی ہیں جسے اُمید پڑتی کہ طلاق کو جائز کردیں۔

علی الشیعہ

۱۔ قرآن کریم کے متعلق جیسے تفسیر میں لکھا ہے ان لوگوں کا خیال ہے کہ اسکی ترتیب کو عمداً بگاڑ دیا گیا۔ وہ۔ ہرجگہ کمی کی گئی۔ پھر ایسی کتاب کیونکر قابل تمسک ہوسکتی ہے۔

(پھر حدیث ثقلین ہمارے پہلی بات ہی غیر مفید ہوئی) اسی واسطے صاحب مجمع البیان طبرسی المنوص کرتے ہے کہ تفسیر عامہ (شیعہ) میں نہیں یا کم ہے

۲۔ حدیث کے پہلے مبلغ (کہ نعوذ باللہ) منافق۔ غاصب۔ مرتد۔ اور بیدین تھے۔ یا تقیہ باز۔ پس وہ کیونکر حجت کسی امر دینی میں ہوسکتے ہیں۔

۳۔ فقہ و اصول فقہ قرآن وحدیث پر مبنی ہے۔ جب اصل ہی نہیں تو فرع کہاں

۴۔ تاریخ جن چاہی و لغات صحیحہ کا بیان ہو۔ یہ لوگ صحابہ کے بیان میں کوئی خوبی ابوبکر وعمر کی۔ اور کوئی نقص اہل بیت کا بیان نہیں کرسکتی ہیں۔

کاش قالت الیہود لیست النصاریٰ علی شیٔ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علی شیٔ پر تدبر کرتے۔

۵۔ تبرے کی ضرورت نے اخلاق فاضلہ کو پاس بھی نہیں آنے دیا

۶۔ علم کلام تو امور بالا پر موقوف ہے اور تقیہ کے باعث ذہنی قوی مردہ یا نیم مردہ ہوجاتے ہیں

۷۔ بڑے بڑے الفاظ میں کسی معصوم کی ضرورت کو ثابت کرتے ہیں۔ مگر عملی فائدہ نہیں دکھا سکتے۔ کہ وہ معصوم کہاں اور اُس سے ثواب و عمال کب معصوم ہیں

(۱) میںنے ایکبار بمقام مالیرکوٹلہ مولوی شیخ احمد صاحب مجتہد سے عرض کیا تھا کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا سے معلوم ہوتا ہے کہ افواج در افواج لوگ دین الٰہی میں داخل ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے۔ مجھے ایک فوج کے دس بندے نام سنادو۔

آپ نے اسکا جواب دیا۔ کہ پہلے اِذَا کی تحقیق نقلی طور پر کلام الٰہی سے ہونی چاہیے کہ آیا زمانہ حادث ہے یا قدیم۔ پاک ہے یا نجس مقتضی ہے یا منفصل وغیرہ وغیرہ۔ میں عرض کیا کہ اسے لکھ دیجیے

پھر یہ قصہ میںنے ایک بار حضور امام علیہ السلام پیش کیا تو فرمایا آپ تو دور چلے گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا لفظ کفایت کرتا ہے کیونکہ اپنے اندر باہر دیں پائیں سب منافق ہی منافق تھے تو بجائے اَلْحَمْدُ کے قرآن اور آپ کا کلام لاحول ولا قوۃ سے شروع ہوتا۔ الحمد للہ کا مقام تھا۔

(۲) یہ لوگ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا پر غور کرتے تو حاشا یہ کہہ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ برس کی محنت اور دعاؤں کا نتیجہ خاسر نکالا

گویہ دیا کہ کوئی ان کے ہاتھ پر مزکی و مطہر نہ ہوا۔ تو کنتم خیر امۃ کہاں گیا۔ لیستخلفنھم فی الارض کیا ہوا۔ منافق کے بارے میں ارشاد ہے وھموا بما لم ینالوا پس صحابہ کرام کیوں کامیاب ہوئے۔

(۳) واقعات صحیحہ۔ نفس الامریہ سے انکو تعلق نہیں۔

مثلاً اگر امام صاحب امام حسین کی ہے تو قبل از شہادت کیوں۔ پھر اسکا بروز شہادت توڑ نا کیوں۔ اگر ان کے ہاتھ نہیں۔ تو یہ تعظیم کس بنا پر ہے

(۴) امام حسین شہادت پاچکے۔ اور شہید کیلیے نص ہے یرزقون فرحین۔ پھر جسکو فرح عطا ہوئی اسپر گریہ یعنی چہ

(۵) سوزخوان۔ محرم کی آمد پر خوش۔ اجتماع پر خوش۔ داد پر خوش۔ صدر نشینی پر خوش۔ تو مرثیہ اور اظہار کرتا ہے رنج کا۔ غم والم کا۔

دنیا طلبی اصل غرض ہے اور تقی۔ انکو جعفری آڑ میں ہزاروں ہزار مطاعن اور تعصب امور کے ذریعہ کام لیا گیا۔ اور امارت بنی امیہ کے ہاتھ آگئی۔ پھر دوسری کوشش میں عباسی بازی لے گئے ۶۰ قرن سعی۔ علقمی اور طوسی کی ہوئی اور سلطنت کو مغل لے گئے۔

نیز اگر فرض کرلیں کہ مولیٰ مرتضیٰ خلیفہ بلافصل بن جاتے تو خلفاء راشد کے علاوہ کیا تعلیم فرماتے۔

نکاح

نکاح کا شخصی فائدہ حفظ صحت بعض بیماریاں ہیں۔ دفع مزاحمت جو ایک بے تمیزی ہے۔ بے حیائی۔ بے مروتی ہے۔

قومی فائدہ۔ حفظ نوع۔ تربیت اولاد۔ بے تحقیق نطفہ کی کون فکر کرے

اسلیے

جسمی طاقت۔ مالی وسعت۔ یہ ارشاد ہے ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیھم اللہ من فضلہ فھو اغض للبصر واحصن للفرج۔ لتسکنوا الیھا

اولاد صالح۔ نساءکم حرث لکم۔ وزوجوا الولود الودود

جب ہے تو عورت طلاق لے۔ مرد طلاق دے۔ خلع یا فسخ ہو اگر فرقہ یا علم

مرد	عورت
"	۱۔ نفسانی ضروریات پوری نہوں
"	قابل ولادت نہ ہو
"	معاشرہ کے نقص ہوں
نان ونفقہ نہ دیسکے	جائز شرائط کو پورا نکرے

طلاق

بچلنی پر جو اغراض نکاح کے منافی ہے۔ عورت موذیہ اور خاوند غیر صابر ہو۔ جذام عورت کے حقوق ادا نہ ہوں۔ اور وہ عفیفہ نہ ہو۔

وجوب طلاق جب حکم تجویز کریں۔ ایلا پر بعد چار ماہ کے۔ عدم اتفاق و عقیم ہونے طلاق بندہ ہیج۔ فہمایش یعنی جب حکم حکام۔ مشروط طلاق کے وقت ہیں۔ فدیہ۔ لعان۔ ہمبستری سے پہلے۔ خلع میں۔

بُت پرستی اور اوہام پرستی پر گفتگو ہوئی تو ایک سکھ نے کہا ہمارا مذہب ہے جب صرف حمد وثنا الٰہی ہے تمام مذاہب میں شبہات ہے بے عیب اور دور ہے۔ میں نے کہا اسے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہا مذہب سکھ کا کمال۔ میں نے کہا کیا آپ اپنے ماں سے یا بیٹی سے شادی کر سکتے ہیں۔ کہا نہیں۔ میں نے کہا کیوں کیا آپ کی کامل کتاب میں یہ نعوذ ممنوع ہے بولا یہ مسئلہ ہندو یا مسلمان مذہب سے لیں گے۔ میں نے کہا افسوس اس کامل کتاب پر۔ جو دوسرے کا محتاج کرے۔

دہریہ

جمع مفید ہے یا غیر مفید اور جمع کب سے افادہ کر رہی ہے۔ ایک دہریہ نے ہستی باری تعالیٰ پر مجھ سے پوچھا اور کہا کہ میں کسی دلیل نہیں مانتا۔ میں دعا کی اور اسکے بعد یوں کلام شروع کیا کہ آپ کس طرح یہاں تشریف لائے تو کہا کہ میں نے سنا تھا آپ بڑے ذہین اور رکھتی ہیں۔ میں نے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ میں اب یہاں ہوں بولا کہ میں نے سنا تھا کہ آپ اب قادیان میں رہتے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کس اسٹیشن پر اترے تھے تو اسکو معاً خیال آگیا کہ میں نے سنا ہے (بٹالہ اسٹیشن سے اترنے والوں سے) تو حیران ہو کر خاموش ہو گیا کیونکہ ان تمام امور میں اس نے سمعی دلائل سے کام لیا۔ بلکہ باپ کے بیٹا ہونے میں بھی۔

میں جب بچہ تھا میری بڑی بھاوج مجھے رکھتی اور کھلاتی تھی رحمہا اللہ اور اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ کہتی جاتی تھی۔ جب مجھے ذرا ہوش آیا تو ماں کے حضور قرآن کریم سُنتا تھا۔ اور انت الهادی انت الحق کی تصحیح کرتا تھا۔ چندروز والد صاحب کے حضور بیٹھا تو وہی صدا آئی اور سنا انت الهادی انت الحق صحیح ہے۔ مدرسہ میں بیٹھا تو اسکی تصدیق پائی۔ اب سکھ ہندو۔ مسلمان۔ یہود اور عیسائیوں سے بھی اسکی تصدیق ہوئی اور یقین ہوا پھر مجھے جالندھر و براہ کے سفروں کا اتفاق ہوا مگر بھاوج مرحوم کا قول ہر جگہ صحیح پایا۔

سفر میں ایک بادشاہ کی مجلس میں جسے طویل و عریض مقام پر سفید چاندنی بچھی تھی اور نرم نرم ہوا کے باعث اسمیں ایک تموج ہوتا تھا مجھے وہ تموج بھلا معلوم ہوتا تھا میری اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اسی حال میں وہ بادشاہ اپنے وزیر سے جو دہریہ مزاج تھا ہستی باری پر منطقیہ بحث کر رہا تھا بادشاہ نے مجھ سے فرمایا کہ ہستی باری کی کوئی دلیل بیان کرو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ دلربا تموج چاندنی کا۔ بادشاہ نے جب دلربا تموج کو دیکھا تو اُسے نہایت ہی رعب آیا اور مجھے فرمایا کہ کیونکر میں نے عرض کیا کہ اس تموج کا باعث چاندنی کا ارادہ ہے یا اس کا طبعی خواہش ہے تو وزیر نے کہا کہ یہ تموج ہوا کی خاص رفتار کے باعث ہے اور نہ تو چاندنی کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا اسطرح کی رفتار اس وقت ہوا کی طبعی خاصیت سے ہے تو اس نے کہا کہ ایک خاص انقباض کے باعث ہوا ہے یہ خاص رفتار ہے میں نے کہا کہ یہ انقباض بالارادہ ہے اور مجھے یقین تھا کہ یہ فلسفی ہے دو تین سے زیادہ نہیں چلے گا تو انتے میں معاً اس نے کہا کہ غیر معلوم سبب اس انقباض خاص کا ہے میں نے عرض کیا کہ وہ غیر معلوم سبب ارادہ رکھتا ہے کہ نہیں اسپر بولا کہ ایک گریٹ یا وسیع انتظام کا موجب ہے اسپر میں نے اور بادشاہ نے معاً کہا کہ یہ اصطلاحی لفظ ہے اسکو اللہ کہیں گے۔ جو چاہو کہو تب اُس نے کہا کہ میں منکر نہیں بلکہ طالب دلیل ہوں۔

اور ایک عظیم الشان شاہزادہ کے حضور ایسا اتفاق ہوا کہ ہم لوگ کرسیوں پر بیٹھے تھے اور نیچے دری تھی منکر ہستی باری تھا اثناء گفتگو میں اُس نے ایک ڈاکٹر کو اپنا معلم بنایا میں نے کہا کہ اسے طلب فرماویں وہ بلایا گیا۔ میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ یہ سیاہ نا گا دری میں ہے اس میں فطری انتہا یہ ہے کہ وہ سیدھا اس مقام تک رہے۔ اور پھر یہاں وہاں جاوے ڈاکٹر بولا۔ مولوی صاحب! ایک دیکا بات کے ارادہ نے اسکو سیدھا یا ٹیڑھا کیا مگر ہم نے اس دری بات کو دیکھا ہے اور تمھارے صانع کو ہم نے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا ڈاکٹر! سوچ کر کہو سوچ کر کہو کیا تم نے اس دری کے دری باف کو دیکھا ہے کیا یہ سچ ہے تو کہا اسکے شکل کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا کیا اسکے اور شکل ہے تو بولا اصل بات یہ ہے کہ میں بچہ تھا جب میں نے مولوی صاحب کو دیکھا۔ اسلیے میں اسوقت بحث میں دب گیا ہوں۔

محکمہ ڈاک اور اسکے مظلوم

یہ عنوان ہے جو مستقل طور پر الحکم کے دو صفحوں میں مختلف مضامین لیے ہوئے شائع ہوا کرے گا اسپر فی الحال کسی بحث یا ریمارک کی ضرورت نہیں بجز اسکے کہ یہ صیغہ الحکم کی وسعت اشاعت ہی کا موجب نہ ہوگا بلکہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت سے مید لوگوں کو اس روحانی اور الٰہی سلسلہ کیطرف متوجہ کرے گا جو اسوقت زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اور الحکم کے پڑھنے کا مذاق ایک محدود اور خاص حلقوں سے نکلکر عام ہو سکے گا اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو ان دو صفحوں کے الگ کرنے سے ہم ناظرین الحکم کا کوئی حق وصہ نہیں لیتے جسکو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ آج سے تین ماہ بعد کم از کم اس سلسلہ جدید کے اجرا کے مفاد و منفعت ناظرین اور بہی خواہان الحکم کو دکھا سکیں گے۔

(ایڈیٹر)

محکمہ ڈاک کا مقتل یعنی نوٹ سسٹم

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرماویں گے کیا؟

قلم کی چُھری سے بعض اوقات جسقدر قتل ہوتے ہیں اُن کی تعداد خونریز جنگلوں کے مقتولوں سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور پھر قلم کے مقتول ساری عمر سسکتے رہتے اور نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کے مصداق ہو کر سر دُھنتے رہتے ہیں برخلاف اس کے تلوار کے مقتول چند ہی سکینڈ یا غایت کار چند منٹوں میں اس فانی عالم سے کوچ کر جاتے اور دنیا اور اسکی کلفتوں سے رہائی پا لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم نے محکمہ ڈاک کا مقتل آج کا عنوان تجویز کیا ہے اور جیسا کہ ہم ابھی آگے چلکر ظاہر کریں گے شمشیر قلم کے ذریعہ بہت سے ناکردہ گناہوں کو ہمیشہ کے لیے قتل کر دیا جاتا ہے اور وہ اسی حالت اضطراری میں تڑپتے رہتے ہیں اور دیکھنے والوں کو اُنپر رحم نہیں آتا بلکہ وہ ایک قلم اور چلا کر اُنکی حرکات مذبوحی کا تماشا دیکھتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مقتولوں کی آوازیں متواتر ہمارے کانوں میں نہ آتیں اور اس فرض و ہمدردی کا دستہ دیکھ جو پبلک کی نظر میں ہمارے دل میں یا دوش پر ہونی چاہیے۔ ہمکو مجبور نہ کیا جاتا تو ان چیخنے چلانے والوں کے کراہنے کی آوازیں بھی ایسا ہی غافل اور مدہوش رکھتیں لیکن جبکہ نوع انسان کی ہمدردی ہر انسان کا مذہبی فرض ہے اور ایک اخبار تو بیں مذہبی حیثیت سے نکل کر اخلاقی ذمہ واریوں کے ماتحت اس فرض کو ملحوظ رکھنے کا مدعی ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ ان مظلوموں کی حالت زار پر توجہ نہ کرے۔

اسوقت دنیا کی اخلاقی اور روحانی حالت خطرناک طور پر بگڑ چکی ہے اور کوئی کام بجز اغراض ذاتی اور مفاد شخصی کے سوا نہیں کیا جاتا اور ہر قسم کے جائز اور ناجائز طریقوں سے مطلب براری کا نام پالیسی رکھا جاتا ہے اسلیے ہم پر اس قسم کے الزام دیے جاویں گے کہ یہ سلسلہ بھی کسی گہری سازش یا ذاتی مفاد کی غرض سے شروع کیا ہے اور بالمقابل وہ فریق جسکے ہاتھ میں قلم سے ہماری زبان ہو کر نالاں ہیں پوری سے کوشش کرے گا کہ ہماری زبان بند کرے مگر وہ یاد رکھیں کہ اس زبان کے بند کرنے کا ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے کہ اس خنجر قلم کو توڑ ڈالا جاوے جو بیگناہوں کے قتل کرنے کے واسطے ہر وقت ہاتھ میں رہتا ہے۔ اس شور و شیون اور آہ و بکا پر غور کیا جاوے جو ان کے ہاتھوں پنجاب بھر میں پیدا ہو رہا ہے اس قدر انٹروڈکٹری نوٹ کے بعد اب اصل مطلب کیطرف توجہ کیجاتی ہے۔

نوٹ سسٹم سے یہ مراد ہے کہ جب کوئی شخص اپنے افسران بالادست کے پاس کوئی درخواست کرتا ہے تو خلاصہ اسکا یا امور ضروری متعلق اہلکار اس پر لکھ دیتے ہیں اور افسر کو اصل درخواست کے پڑھنے یا سننے کا موقع نہیں رہتا۔

اس طریق کو دراصل اسلیے ایجاد کیا گیا تھا کہ اعلیٰ افسروں کا قیمتی وقت بچ جاوے اور اصل مطلب کی بات اُنکو پہنچ جاوے۔ یہ طریق بجائے خود ہمارا خیال ہے قریباً ہر محکمہ اور صیغہ میں ہے لیکن اس کے خطرناک ہونے میں کسیکو کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن لوگوں کے ہاتھ میں یہ کام ہوتا ہے بیچارے ماتحتوں کی قسمتوں کا فیصلہ اُنکی قلم میں دیدیا جاتا ہے چونکہ اصل درخواست یا عرضی درشت تو پڑھی نہیں جاتی اس کے نوٹ ہی پر لحاظ کیا جاتا ہے اسلیے کم از کم یہ امکان تو ضرور ہے کہ اگر نوٹ نویس کو کسی شخص کے ساتھ کوئی دشمنی یا پرخاش ہے تو وہ اسکا خلاصہ صحیح اور اصلی پیش کرنے کے بجائے اسپر ایسے ریمارک کر دے جو بالادست افسر کو اسکے خلاف بھڑکانے میں تیل کا کام دے۔ یا ایسے الفاظ میں پیش کر دے جو گستاخانہ طریق تحریر ثابت کرے۔

غرض اس طریق سے بہت کچھ نقصان محکمہ ڈاک کے غریب کلرکوں اور ماتحت عہدہ داروں کو پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے اور افسوس کی بات ہے کہ کوئی اسکی شنوائی نہیں کرتا۔ بعض اوقات ایک کلرک نے کئی کئی درخواستیں عرضیاں اور اپیلیں اپنے حقوق کے متعلق کی ہیں اور اسکی شنوائی نہیں ہوئی بلکہ ہر اپیل اسکے خلاف ایک مصالح جمع کر دینے میں کارآمد ثابت ہوا۔

اس طریق سے ان لوگوں کو تو بیشک فائدہ ہو سکتا ہے جو نوٹ نویسوں سے کسی قسم کا ذاتی تعلق قرابت داری یا کسی اور نہج کا رکھتے ہیں لیکن سب کے سب کسی کے آورده یا رشتہ دار تو نہیں ہوتے۔ پھر جن لوگوں کا کوئی سفارش کرنے والا یا قرابت دار محکمہ میں نہ ہو ان بیچاروں کی اُمیدوں پر تو پانی پھر گیا وہ ساری عمر کولہو کے بیل کی طرح ایک ہی حلقے کے اندر چکر لگاتے رہیں۔

غالباً اس امر کا ذکر کرنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ سسٹم نوٹ سے پیشتر یہ تیغ کش طریق محکمہ ڈاک میں ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ سسٹم جدید

سے پہلے پوسٹ ماسٹر جنرل نے ساری دنیا کے کام اپنے ذمہ لے رکھے تھے بلکہ ان کے ہاتھ میں صیغہ اپیل خصوصیت کے ساتھ تھا وہ اپیلوں پر خود نظر کرتے اور پڑھ کر خود فیصلہ کرتے اور حکم دیتے تھے لیکن اسوقت یہ نہیں بلکہ ان نوٹوں کی بنا پر حکم صادر ہوتے ہیں۔ اور اسطرح ہزاروں انسانوں کی قسمت ایک یا چند آدمیوں کے قلم کے نیچے قربان ہونے کو رکھدی گئی ہے۔

ہم یقیناً کہتے ہیں کہ پوسٹ ماسٹر جنرل یا ڈائرکٹر جنرل اعلیٰ حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ انصاف ہو لیکن جب انکو ان واقعات کی بنا پر فیصلہ کرنا ہوتا ہے جو ان نوٹوں میں ظاہر کیے جاتے ہیں تو وہ ہر ظلم و ستم جو کیا گیا ہے جو لاعلمی اور بعض ناواقفیت کی بنا پر کیے ہوئے قلم سے کرایا جاتا ہے اور پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب کو ہم اسوجہ سے بھی معذور سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اسقدر بڑے کام کا بوجھ اپنے ذمہ رکھا ہوا ہے کہ ان مظلوموں کی اپیلوں کے سننے کے لیے انکو فرصت اور کافی وقت مل سکتا ہی نہیں۔ ایک اچھا کام کرنیوالا مستعد۔ صحیح المزاج و تندرست انسان پوری مصروفیت سے اگر کام کرے تو ۸ گھنٹے نہیں ۹ گھنٹے کام کر سکتا ہے اب اگر پی ایم جی صاحب کے کام اور انکی مصروفیت کو دیکھا جاوے تو ایک عام عقل کا آدمی بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ ایک کاغذ کے دیکھنے کے لیے انکو کس قدر فرصت ہے؟

جن کاغذات پر فقط انکو دستخط کرنے پڑتے ہیں انکی تعداد ہی اگر دیکھی جاوے اور اسوقت کا اندازہ کیا جاوے جو اس کام میں انکو دینا پڑتا ہے تو شاید بہت ہی کم وقت انکو صرف اسی کام سے بچے لیکن اگر فرض کر لیا جاوے کہ وہ ان آٹھ گھنٹے میں جو کہ دستخط کرنے ہیں کوئی حکم صادر کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داری کا کوئی اور کام کرتے ہیں بلکہ صرف اپیلوں پر ہی نظر ثانی کرتے ہیں تو ان آٹھ گھنٹے میں وہ کتنے اپیل پڑھ سکتے ہیں۔

روزانہ آمد نیوں کے کاغذات اپیل کی تعداد اگر کم از کم اڑھائی سو بھی رکھی جاوے جو پنجاب اور شمال مغربی سرحد جیسے وسیع علاقہ میں بہت ہی کم ہے تو ہر ایک اپیل کے لیے وہ چند منٹ سے زیادہ نہیں دے سکیں گے۔ اب کوئی بتاوے کہ وہ چند منٹ میں ایک اپیل پر کسقدر توجہ کر سکتے ہیں؟ مگر نہیں ہم یقیناً ظاہر کرتے ہیں کہ نہ تو وہ سارا وقت صرف اس کام کے لیے دے سکتے ہیں اور نہ ہر اپیل پر وہ مستغرق دینے کی انکو فرصت۔ پھر بھی حالت میں ماتحت ملازموں پر ظلم نہ ہو جاوے گا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ اس سے صاف سمجھ میں آ سکتا ہے کہ یہ محکمہ کسقدر طوں بر وزیری اصلاح کے قابل ہے۔ باقی دوسرے نمبر میں

پولیس کمیشن کی خفیہ رپورٹ

انگریز لیفٹیننٹ لارڈ کرزن کا زمانہ کمیشنوں کا عہد کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں لارڈ کرزن نے کوئی محکمہ نہیں چھوڑا جسکے متعلق محکمانہ اور پبلک مضمون کے متعلق خفیہ تحقیقات

پبلک کے عام خیالات اس کے متعلق معلوم کرنے کی تجویز کی گئی ہے یہ امر جدا ہے کہ ان کمیشنوں کا کیا نتیجہ نکلا یا کیا امید آئندہ ہو سکتی ہے لیکن آج ہمیں کوئی کلام نہیں ہے بلکہ ہو کہ اس سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ تمام حالات کا اندازہ لارڈ صاحب کو ہو چکا ہے۔ مگر تعجب اور بہت ہی تعجب ہے کہ محکمہ ڈاک جو اتنا بڑا عظیم الشان اور معزز محکمہ ہے جسکے ہاتھ میں ملکی اور تجارتی امور کی کلید ہے کے متعلق کوئی کمیشن آج تک تمام ملک کی ان شکایات کا اندازہ کرنیکی کوشش نہیں کی گئی جو محکمہ ڈاک کو ملازم کو بنی ہیں۔ محکمہ ڈاک کے ملازم بھی باوجود گورنمنٹ کی رعایا ہونے کے ان قواعد و قوانین کے ماتحت اور پابند رکھے گئے ہیں کہ دوسرے افراد رعایا تابع فرمان ہیں۔ مگر کوئی وجہ نہیں کہ بہت سی تکالیف کی مشکلات کو معلوم کر کے دور کرنے کیلئے کوشش کیجاوے۔ ہمارے جانوروں اور وحشی چارپاؤں کیلئے خاص قوانین ہیں بلکہ ممالک میں بھی بعض ہو۔ انسانوں اور وحشیوں میں اچھا بری تمیز تکالیف حیوانات کو نام سے موسوم ہیں لیکن ایک یہ حیثیت فرق انسانوں کو نکلتے ہیں جنکا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

کیا انکی قسمت میں یہی لکھا ہے کہ اگر کوئی انجمن یا سوسائٹی ہو تو وہ بھی انکی ہی شکایات کا ذکر کرے لیے کیونکہ معلوم ہے کہ اعلیٰ حکام محکمہ ڈاک نے خلاف مرضی کیا خواہ کسی قاعدہ اور قانون کی پابندی ہی کیوں نہ کی ہو لیکن صرف شکایت دائر کرنے پر شکایت بھی خطرناک الفاظ ہیں۔ اور اسپر محکمہ ڈاک کی طرف سے تحقیقات شروع ہوئی نتیجہ میں معلوم ہوا کہ شکایت پر عمل کر کے محکمہ ہی کی شکایت کرنیوالے کو کچھ نہیں ہو جاتا اگر ہی بجائے اسکا کوئی ہے جو صرف شکایت ہی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں شکایت کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور ان بدن محکمہ ڈاک کے ملازموں کی حیثیت روز بروز ذرا آرام اور وہ بیچارے قیدیوں کی طرح سمجھے جانے لگے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی اور اسپر توجہ نہ ہوگی تو یہ طوفان بے تمیزی کی روز بروز پھیلنے والا ہے۔ اور مظلوم کلرکوں اور تحت شان کی حالت کا ان کی کوئی بھی خبر نہ لیگی جو پہلے ہی ہو جائیگی۔ کیا ہی کی بنا ہے بھی یہ ہے کہ ایسی صورت میں چند ممبروں کا کمیشن عام ملک پر مقرر ہو کر حالات اور انکو کام کا اندازہ کرنے کے لیے قائم ہو۔ کیا لارڈ کرزن توجہ کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے جبکہ وہ اس فرض میں مصروف ہیں۔ آئندہ ہم مفصل بتائیں گے کہ اس محکمہ کی کیا ضرورت ہے؟

تازہ تار کی خبریں

لنڈن ۱۶ فروری۔ چیفو۔ تمام فرنچ اخبارات نے روسی مجروحین اور بیواؤں کے لیے چندہ کی فہرست کھولی ہے۔ روسی انگبوٹ موسومہ مندو ہوئے سنگھائی چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ چینی گورنمنٹ نے وہاں سے بیچ نکالنے کے لیے اب اپنا جنگی جہاز بھیجنے والی ہے۔

انگریزی جہاز کا تعاقب انگریزی کمپنی پی اینڈ او کا جہاز منگولیا آسٹریلیا کی ڈاک لیجاتا ہوا بحیرہ قلزم سے گذر رہا تھا کہ ایک روسی صاف جہاز اور بعد تارپیڈو شکن جہازات نے اسے دیکھکر روکنے کی کوشش کی۔ کل بڑھ کے تعاقب کیا۔ مگر جہاز کسی نے پہنچ سکے۔ جبیر جہاز کو ٹھہرانے کا اشارہ کیا گیا دیکھا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ٹھہرو گے تو گولہ باری کیجائے گی لیکن جہاز ٹھہرایا گیا۔ اور ایک روسی تارپیڈو شکن جہاز نے قریب جا کر اسکی اچھی طرح دیکھ بھال کی۔ اور جلنے

انطمینان ہو گیا کہ یہ واقعی انگریزی ہی جہاز ہے۔ اسی جاپانی شیٹ نے انگریزی روپ نہیں بدلا ہوا۔ (وطن) تو پھر جانیکی اجازت دیدی اور اسکے کپتان سے معافی مانگی۔

نیا اتحاد ثلاثہ فرنچ اخبار فگارو کو روس سے خبر ملی ہے کہ اگر روس۔ جرمنی۔ فرانس اور روس کا نیا اتحاد ثلاثہ بنانے کی کوشش کرے تو جرمنی اس معاملہ میں اسکو پوری پوری مدد دینے کو تیار ہے۔ اور کہ اس تجویز پر پیٹرزبرگ میں علانیہ گفتگو اور بحث مباحثہ ہو رہا ہے اور روس کی دلی خواہش ہے کہ یہ تجویز عمل میں آ جائے (اس تمام عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ روس۔ روس و فرانس کے اتحاد میں جرمنی کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے اور جرمنی بھی اسپر رضامند ہے مگر ہم اس بیان کے درست ہونے کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ وطن) دوسری خبر اسی ذریعہ سے ملی ہے کہ روس نے انگلستان کو مطلع کیا تھا کہ وہ قوم گمشدہ لنگ کے انتہا پر بے تعلقی اور حیادت کا اعلان کرے (ورنہ ہم سمجھا جائیگا کہ آپ بھی دشمن سمجھے جائیں۔ وطن) انگلستان نے میدان کے انتہا پر مطلوبہ اعلان کر دیا۔ روس فرانسیسی اخبارات کو بکثرت تار بطور رشوت روپیہ بھیج رہا ہے کہ وہ فرانسیسی قوم کو روس کی ہمدردی پر ابھاریں جس سے اس کا روانی کے اغلب نتائج کے لحاظ سے فرانسیسی حکومت کو اس معاملہ کیطرف توجہ ہو گئی اور اسے تشویش لاحق ہوئی جاتی ہے کہ کہیں قوم روس کی حمایت میں جنگ کیلئے پر زور دینا شروع نہ کر دے۔

سوئیز کی بندرگاہ کو جو بندرگاہ میں جو روسی جہاز رکے ہوئے تھے وہ چھوڑے گئے ہیں اور غالباً میدان جنگ کو نہیں بھیجے گئے۔

روسی انگبوٹ مندجور مقیم شنگھائی نے اپنے تولز وغیرہ اتار دیے ہیں یعنی جہاز کو سمندر میں چلنے کے قابل نہیں رکھا۔ اور اقرار کیا ہے کہ وہ اختتام محاربہ تک بندرگاہ میں رہے گا اس سے باہر نہیں نکلیگا۔ دیگر متعلق ملک کے بندرگاہ میں فریقین کا جہاز اس صورت میں ٹھہر سکتا ہے جبکہ وہ فوراً کھلے سمندر میں جانے کے ناقابل کر دیا گیا ہو اور یہ اقرار کیا جائے کہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں بے تعلق سلطنت کی پناہ سے وہ یہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا کہ اچانک حملہ آور ہو کر غنیم کے کسی جہاز کو نقصان نہ پہنچائے۔ اسی کے متعلق تیسری خبر ہے کہ انگبوٹ مذکور کے ملاحوں اور ملازمین وغیرہ کو وہیں رخصت کر دیا گیا ہے یعنی اب وہ دوران محاربہ شنگھائی میں بیکار تو وہ کیطرح پڑا رہیگا۔ البتہ یہ فائدہ ہوگا کہ جاپان اسے وہاں کوئی صدمہ نہیں پہنچا سکے گا۔

سنگاپور ۲۲ فروری چلفو کے معرکہ کی رو سے زخمی اور دوسرے ملاح صرف فرنچ جہاز پسکال پر پناہ گزین نہ ہوئے تھے بلکہ انگریزی و جرمن جہازات پر بھی۔ انگریزی جہاز ٹالبٹ نے دو سو روسی زخمی شنگھائی پہنچانے چاہے تھے وہ روکے جا کر ہانگ کانگ پہنچائے گئے۔ چالیس جو زیادہ زخمی تھے وہیں کے فوجی ہسپتال میں بھیجے گئے باقی کل کو جمعہ بھیجے جائینگے۔ فرنچ جہاز پسکال پر پناہ لینے والے روسی ملاح اور زخمی فرنچ مقبوضہ انام کے بندر سیگون کو انگریزی وطالعین جہازات پر بھیجے گئے ہیں۔ جاپانی سٹیمر وداکا سامارو کولمبو میں ۲۰ دن ٹھہر کر

جنوبی افریقہ کی بندرگاہ ڈربن کو گیا ہے جہاں سے ایک جہاز خریدا گیا ہے اسکا تار برقی حال مل گیا ہے

بقیہ جاپان و روس کے وسائل کا موازنہ

میدان جنگ میں حسب ذیل لائنیں موجود ہیں۔ کوریا میں فوسان سے تیگو تک دو چلفو سے سیول تک یہ جاپانی ہاتھ رہا ہے۔ اور روسی ولاڈی وسٹاک تک والاڈی وسٹاک سے خاربین تک اور خاربین کے براہ مکڈن پورٹ آرتھر تک یہ روسی ہیں۔

معدنی پیداوار جاپان کی کانوں سے سالانہ ۷۰ لاکھ ہزار ٹن کوئلہ اور ۲۴ ہزار ۵۰ سو ٹن لوہا اور فولاد نکلتا ہے اور روس کی کانوں سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۴۲ ہزار ٹن کوئلہ اور ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن فولاد۔

جاپان کے حسب ذیل مقامات میں بحری اسلحہ کے کارخانے اور مرمت جہازات کے حوض ہیں۔ یوکوسوکا میں بحری اسلحہ کے کارخانے دو حوض۔ کورے میں کارخانہ اسلحہ۔ حوض اور جہازی زرہ کا کارخانہ۔ ساسی بو میں کارخانہ اسلحہ مرمت و تین حوض مرمت۔ ناگاساکی میں تین حوض۔ کوبی میں تارپیڈو کشتیوں کی مرمت کا کارخانہ۔ مت سو میں جہازی کے بالائی سامان کا کارخانہ۔ ٹوکیو میں چھوٹے جہاز ورکے گو جاتی پناہ۔ تسوشیمہ میں حوض۔ ان سب میں کو یکے ذخیرے بھی ہیں۔

روس کی مقبوضات مشرقی میں ایسے تین مقام ہیں۔ ولاڈی وسٹاک میں تنگ گاہ کا کارخانہ اسلحہ حوض بحری ذخائر۔ پورٹ آرتھر میں تنگر گاہ و بالائی سامان کا کارخانہ اور کوئلہ کا مخزن پورٹ آرتھر میں چند حوض کوئلہ کا گودام اور بالائی سامان کا کارخانہ۔ (باقی آئندہ)

لنڈن ۲۰ فروری۔ دوسری طاقتوں کا اندیشہ۔ کہ جاپان روس ہو گئی دوسری طاقتوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انہا نے سمجھا کہ ولاحق ہو رہی ہے۔ سویڈن نے فوج جمع اور ساحل کو موجود بند کر رکھا ہے جیسا کہ ناروی کو دور ہو مرا گو کے مغرب میں ہیں۔ اسفول فوج بھیج رہا ہے۔ اور پرتگال نے اگ سیٹنی جہاز واسکوڈی گاما مشرق کو بھیجا ہے۔ مدیری فوج بھی جمع کرنے والا ہے دو نئے زرہ پوش کروزر خریدنے کا بھی ارادہ ہے۔ زرہ گیارہ انچ موٹی وزن ۳۰۴۰۰ ٹن ہے رفتار ۱۳ میل۔ (وطن) روس نے پامیر زمانے جنرل اور فوج کو حرکت دی بھیجا ہے پیٹرزبرگ میں مشہور ہے کہ پامیر (سرحد چترال) پر روسی فوج جمع کرنیوالا ہے۔ ایک روسی اپرمردی کا جہاز جو سویز کو جا رہا تھا راستے سے روس کو پلٹ گیا ہے۔ جاپان نے فوسان سیول ریلوے کے لیے امریکہ سے بکثرت خریدے تھے وہ روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ اس ہفتے پہنچیں گے۔ یوکوہامہ کے رات اور کوبی پر سویز گو کو روس بیوی کا بیان ہے کہ ۹ فروری کے معرکہ چلفو میں ایک جاپانی تارپیڈو شکن غرق ہوا اور جاپانی کروزر کا کاسی کو اتنا نقصان پہنچا کہ اسے خود اسکے کپتان نے ڈبو دیا اس جہاز کا وزن وغیرہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔

بمقام کولمبو روسی اور لائبل تجارتی کمپنیوں نے اسٹیمر کرایہ پر لیے ہیں کہ جنوبی امریکہ کے بندر اوڈیسہ سے مشرق اقصیٰ کو سامان حرب و رسد پہنچائیں۔ واگر شیک نے کہا کہ جہاز جاپان وغیرہ میں جاپانی بیڑہ سے بچکر منزل مقصود تک صحیح سلامت پہنچ جائیں (وطن) چونکہ جاپان نے روسی تجارتی جہاز روکنا شروع کیے

۲ ایسے علاقوں کو لینے سے انکار کر دیا تھا جیسے ...دوں کا حکم ہے وہ تمام ٹھیکے جو جاپان چلفو یا کی کرند کی کانوں کے علاقوں سے گرفتہ کے لیے کر رکھے تھے۔ منسوخ کر دیے ہیں۔

جنگ جاپان و روس

آغاز جنگ

(از لنڈن ۹ فروری صبح کے دس بجے) روسی امیر البحر الیکسیف گورنر منچوریا وغیرہ نے اپنی حکومت کو تار دیا ہے۔ کہ جاپانی تارپیڈو کشتیوں نے ۸ و ۹ فروری کے درمیانی رات کو بوقت نصف شب ان روسی جنگی جہازوں پر جو بندر آرتھر سے باہر کھلے سمندر میں لنگر زن تھے۔ حملہ کیا۔ جس میں ہمارے دو مصافی جہاز "ریٹ وزان" اور "زارویچ" اور ایک کروزر جہاز "پلاڈا" کو نقصان پہنچا۔ (جنگی جہازوں کی بلحاظ جسامت و ساخت و عمل چند قسمیں ہیں۔ سب سے اعلیٰ مصافی جہاز ہیں۔ جن کو سمندر کے قلعے کہنا چاہئے۔ یہ عموماً دس بارہ ہزار سے لیکر اٹھارہ بیس ہزار ٹن وزن کے ہوتے ہیں۔ انکی رفتار بوجہ گران وزنی زیادہ نہیں ہوتی۔ اوسط قریباً ۱۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ ان پر چھوٹی توپوں کے علاوہ چار پانچ کے قریب کلاں توپیں قریب ۱۲ انچ قطر کی نال کی ہوتی ہیں اور عموماً ڈیڑھ دو فٹ موٹی فولادی زرہ سے سب طرفوں سے محفوظ ہوتی ہیں۔ یہ جہاز محض لڑائی کے لئے مقصود ہوتے ہیں۔ ایک مصافی جہاز پر بالاوسط ۵-۶ کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے۔ اور خواہ کتنی جلدی کی جائے۔ ڈیڑھ دو سال سے پہلے تیار نہیں ہو سکتا۔ دوسری قسم کروزر یعنی گشت کنندہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی عموماً زرہ پوش ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کے کروزر جہازوں کا وزن بالاوسط ۸-۹ ہزار ٹن ہوتا ہے اور عموماً چند بھاری توپیں بھی ان پر ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک طرح سے مصافی جہاز ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ مصافی جہاز سست رفتار ہوتا ہے اور کروزر تیز رو۔ اور اس وجہ سے دشمن کے تعاقب اطلاع رسانی اور تمام ایسے کام جن میں تیز روی درکار ہو۔ اس سے لئے جاتے ہیں۔ بالفاظ مختصر ان دونوں میں وہی فرق ہے۔ جو بری فوج کے قلعہ شکن توپخانہ (سیل بارٹری) اور سپاہی توپخانہ میں ہے کروزر بلحاظ جسامت و ساخت پھر چند در چند قسموں میں منقسم ہیں کروزر سے اتر کر گن بوٹ ہیں جو عموماً ڈیڑھ دو ہزار ٹن کے ہوتے ہیں۔ بڑی لڑائی میں مصافی جہاز۔ کروزر۔ گن بوٹ سب اپنی اپنی جگہ کام دیتے ہیں۔ جس طرح بری معرکوں میں پیدل سوار۔ توپخانہ اور رسالہ بھی۔ مگر قریباً قریباً وہ زمانہ

مغیر کے تجارتی جہازوں کو تاخت و تاراج کرنے کا ہی کام دے سکتے ہیں۔ چھوٹی قسم کے بحری آلات و جہازات میں سب سے خطرناک شے تارپیڈو کشتی ہے۔ اس کا وزن ۱۰۰-۲۰۰ ٹن سے زیادہ نہیں ہوتا مگر وزنی سے وزنی مصافی جہاز کو بھی چشم زدن میں تباہ کر دیتی ہے اور اس کے حق میں وہی حکم رکھتی ہے جو قلعہ کے لئے سرنگ۔ پہلے تارپیڈو کشتی کو تارپیڈو چلانے کیلئے جہاز کے قریب لانا پڑتا تھا۔ اب تارپیڈو یا بحری بان ایسا ایجاد ہو گیا ہے۔ کہ کشتی کو جہاز سے دو ہزار گز کی مسافت پر رہ کر اگر اسے جہاز پر پھینکا جائے۔ قریبی جہاز کا ستیاناس کر دیتا ہے تارپیڈو کشتی بوجہ کم وزنی و ساخت خاص ۳۰ میل فی گھنٹہ بھی چل سکتی ہے اس بلا سے بچنے کے ذریعہ کے لئے تارپیڈو شکن جہاز ایجاد ہوئے ہیں۔ جن کا وزن ۳۰۰-۴۰۰ ٹن کا ہوتا ہے اور نہایت تیز چلنے والی توپیں رکھی جاتی ہیں۔ تاکہ تارپیڈو کشتی کو دیکھتے ہی جبکہ وہ ابھی ۲-۳ میل کے فاصلہ پر ہو۔ اس پر تابڑ توڑ گولوں کی بارش کر کے اسے اتنا قریب آنے سے پہلے ہی جہاں سے وہ موثر طور پر تارپیڈو چلا سکے فنا کر دیا جائے تیسری قسم سطح کے نیچے چلنے والی کشتی کی ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ پانی کے اندر سطح کے نیچے نیچے بے معلوم طور پر بڑھ کر غنیم کے جہازوں کو تارپیڈو لگا کر اڑا دے یہ تازہ ایجاد ہے اور ابھی اس کے اثر کا عملی امتحان نہیں ہوا۔ موجودہ جنگ میں اس کا حسن و قبح ظاہر ہو جائیگا۔ مصافی جہاز زارویچ روسی بیڑہ متعینہ مشرقی اقصیٰ کا بہترین جہاز تھا وزن ۱۳ ہزار ٹن تھا اور اس کے انجن ۱۶ ہزار ہارس پاور (گھوڑوں کی طاقت) کے ہیں زرہ ۱۱ و ساڑھے ۹ انچ دبیز ہے اور رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ۔ اس پر ۴-۱۲ انچ قطر کی ۶ انچی اور دس ۳ انچی توپیں ہیں جن سب کی ایک باڑھ کے گولوں کا وزن ۳۴ من ہوتا ہے۔ جہاز ریٹ وزان تقریباً اس کے برابر ہے۔ کروزر پلاڈا کا وزن ۶ ہزار ۶ سو ٹن تھا۔ رفتار ۲۰ میل اور اس پر چھ ۶ انچی قطر کی توپیں تھیں۔ (وطن) زار نے ماسکو جا کر دعا مانگنے کا عزم ملتوی کر دیا ہے جاپان کا ایک بیڑہ کوریا کے بندر چیلفو کو روانہ ہوا ہے۔ قیصر جرمنی نے جنگ کی وجہ سے بمبرو دوم کا مجوزہ دورہ ترک کر دیا ہے۔ روسی جنگی جہاز پچھلے ہفتہ اعلیٰ پورٹ آرتھر سے گئے تھے کہ ان جہازوں کو جن پر روسی فوج کا ایک پورا ڈویژن سوار تھا بحفاظت دریائے یالو تک پہنچا آئیں۔ جاپان کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو اس کا پیمانہ صبر چھلک گیا اور اس نے جنگی کارروائی شروع کر کے تین روسی تجارتی جہاز جن پر کوئلہ و رسد بار تھی پکڑ لئے۔ خبر ہے کہ سامی پو کے قریب دو اور روسی تجارتی جہاز پکڑے گئے دریائے یالو کوریا اور منچوریا کے درمیان بہتا ہے ایک ڈویژن میں بالاوسط دس بارہ ہزار سپاہ (پیدل و سوار و توپخانہ) ہوتی ہے۔ سامی پو جنوبی جاپان میں اہم بحری مرکز ہے۔ (وطن) افواج روس۔ روسی چینی مقام شان ہیکیان کو خالی کر گئی

ہیں اور فرانس کو اس کا قبضہ دے گئے ہیں۔ فرنچ مقبوضہ ٹانکن سے ایک فرنچ پلٹن مقام مذکور کے قلعوں پر قبضہ کرنے کیلئے پہنچا چاہتی ہے۔ سر دست صرف ایک فرنچ افسر کی جماعت فرنچ جھنڈے کی حفاظت کر رہا ہے مقام مذکور میں انگلستان کی طرف سے جو شخص مامور ہے اس نے اعتراض کیا ہے کہ فرانس اس پر قبضہ نہیں کر سکتا انگریزی سپاہ متعینہ علاقہ پیکن کا اعلیٰ افسر جنرل بھی وہاں گیا ہے (شان ہیکیان۔ منچوریا۔ پیکن لائن ریلوے لائن کا اہم سٹیشن ہوا اور پورٹ آرتھر سے بجانب مغرب میں ساحل پر واقع ہے۔ وطن) ایڈیٹر کا بیان ہے کہ جاپان نے آخری مراسلہ میں روس سے صرف یہ چاہا تھا۔ کہ وہ چین کی سلامتی کا تحریری عہد لکھ دے۔ جاپان نے اتنی نرمی برتی تھی کہ اس نے منچوریا سے روسی سپاہ میں سے ایک سپاہی تک کے واپس بلائے جانے کا بھی مطالبہ نہ کیا تھا۔ نہ یہ تقاضا کیا تھا۔ کہ روس منچوریا میں جو دخل حاصل کر چکا ہے۔ اس کو کچھ بھی کم کر دے۔ جاپان نے اعلان کیا ہے کہ اس نے چھ دفعہ خواہش جواب پیش کی تھیں۔ مگر کسی کی روس نے پرواہ نہ کی اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسکی نیت بخیر نہیں۔ اور مزید توقف کرنا جاپان کے حق میں سم قاتل تھا۔ جاپانیوں نے روسیوں کا ایک ڈاک کا جہاز بھی جو اتوار کو ناگاساکی سے چلا تھا پکڑ لیا ہے چینی جنگ شروع ہو جانے سے متوحش ہو کر پیکن میں فوج جمع کر رہے ہیں۔ مقام لونگ کو (جو منچوریا میں پورٹ آرتھر سے دو سو میل کے فاصلہ پر اور ساحل سے پچاس میل اندر ریلوے لائن پر واقع ہے۔ وطن) کو روسی اخذ کر کے چھوڑتے جا رہے ہیں۔ ۵۰ ہزار جاپانی فوج جو ہر طرح سے لیس ہے جاپان سے عنقریب براہ سمندر کوریا میں داخل ہونیوالی ہے۔ پیکن کے سفارتخانوں کی محافظ جیس بڑھا دی گئی ہیں۔ افواہ ہے کہ چین نے کوریا کو مطلع کیا ہے کہ ہم بظاہر جاپان کے طرفدار ہیں لیکن در باطن روس سے معاہدہ کر چکے ہیں اور ہمارا ارادہ ہے کہ جب روس اور جاپان دونوں جنگ سے کمزور ہو جائیں۔ تو دونوں سے اپنا بدلہ لیں کوریا بھی یہی انداز اختیار کرے۔ یہ اندازہ غلط ہے کہ روس نے پورٹ آرتھر میں دو لاکھ سپاہ کیلئے دو برس کی خوراک جمع کر رکھی ہے۔ موجودہ ذخیرہ چھ ماہ کیلئے بھی کافی نہیں۔ اور اگر جاپانیوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ اور اس نے طول کھینچا تو شہر کی صفائی کا انتظام ناقص ہونے کی وجہ سے باشندوں کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔ ان نقصوں کے ظاہر ہونے پر ایڈمرل الیکسیف نے کئی اہلکاروں کو برطرف کر دیا ہے۔ اور چند کو سزا بھی دی ہے جھیل بیکال کے کنارہ پر بہت سی ٹرینیں ہر وقت تیار کھڑی رہتی ہیں۔ تاکہ بصورت جنگ ایک لاکھ فوج منچوریا پہنچ جائے۔ یہ جھیل سائبیریا کے وسط میں کوریا سے ۱۲ سو میل بجانب غرب اور سینٹ پیٹرزبرگ سے ۲ ہزار میل بجانب شرق ہے۔ اس وقت منجمد ہے روسی اس کی سطح پر بھی لائن بچھا رہے ہیں موسم گرما میں

اس پر جہاز چلتے ہیں دونوں طرف ریلوے لائن ہے۔ وطن) جرمن بیڑہ جہازات متعینہ مشرقی اقصیٰ کے لئے سامان رسد وغیرہ کا مخزن کیچن میں بند کیا گیا بجائے جس پر جرمنی قابض ہے شاید صدر مقام جاوا میں بنایا گیا ہے۔

از لنڈن ۹ فروری وقت ۸ بجے شام

روس نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں جاپان اور روسی نامہ پیام کا خلاصہ دیکر بتایا گیا ہے کہ روس کا منشا جنگ کا نہ تھا۔ جاپان نے خواہ مخواہ جنگ چھیڑی ہے جاپانی تارپیڈو کشتیوں کے پہلے حملہ میں روسی جہاز پلاڈا تو بالکل ہی ڈوب گیا۔ اور زارویچ اور ریٹ وزان کو بہت نقصان پہنچا۔ جاپانی حملہ آور بیڑہ میں ۱۶ زرہ پوش جہاز تھے امریکہ نے دول یورپ کو تحریک کی ہے کہ سب ملکر جاپان و روس کو لکھیں۔ کہ جنگ کے دوران میں اور اسکے بعد بھی چین کی سلامتی و حیادت مدنظر رکھیں۔ اس میں ہرگز کسی طرح کا خلل ڈالنے کی کوشش نہ کی جائے۔ امریکن بیڑہ جہازات متعینہ جزائر فلپائن جنگ کے حالات سے مطلع رہنے کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔ روسی رعایا متعینہ جاپان کی حفاظت کا ذمہ جو دوسرے ملک میں ہو۔ ہر فریق کے دوست سلطنت نے لیا ہے کیونکہ جو دشمن فریق مقابل کے ملک میں اپنا کوئی سفیر یا قونصل نہ رہ جانے سے اپنی رعایا کے حقوق کی کچھ نگرانی نہیں کر سکتا۔ ذمہ لینے والا ملک اپنے سفیر اور قونصلوں کی وساطت سے یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ (وطن) جاپانی حکومت نے اپنی کل قلمرو میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ اپنی رعایا سے کسی طرح کا خطرہ ہے جاپان میں قومی حکومت ہے یعنی بادشاہ و رعایا ایک ہی قوم اور مذہب کے ہیں۔ اس قانون کے نفاذ کا یہ مطلب ہے کہ جنگی اغراض و مصالح اس کے مقتضی ہیں کہ اپنا یا بیگانہ فوجی نقل و حرکت اور تجاویز سے آگاہ نہ ہونے پائے۔ تاکہ ان کے ذریعہ دانستہ یا نادانستہ غنیم کو اطلاع نہ پہنچ جائے ان معاملات کے اخفا کے لئے جنگی قانون نافذ کر دیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص کسی راز کو معلوم کرتا پایا جائے یا کسی اور بیجا حرکت کا مرتکب ہو وہ فوراً گرفتار کیا جائے اور سرسری تجویز کے بعد کیفر کردار کو پہنچا دیا جائے۔ (وطن) روس کے پایۂ تخت میں رعایا نے تعلقات منقطع ہونے پر جوش حب الوطنی کے اظہار میں کل ۸ فروری کو دھوم دھام سے جلسے کئے۔ مگر کل ۹ فروری کو جب پورٹ آرتھر کے واقعہ کی اطلاع آئی۔ تو کل روسی غنیم کی اس مستعدی اور چستی اور کامیابی پر ششدر رہ گئے۔ روسی سپاہ سخت متعجب ہیں کہ جاپان نے بلا اعلان جنگ لڑائی شروع کر دی سینٹ پیٹرزبرگ کے کوچہ و بازار ابھی جوش میں بھرے ہوئے باشندوں کے ہجوم سے کھچا کھچ رہتے ہیں کل رات شاہی محل میں محفل رقص ہونے کو تھی۔ اب نہیں ہوگی

لنڈن ۱۰ فروری۔ دوسرا حملہ۔

بقول ایڈمرل الیکسیف پندرہ جاپانی مصافی و کروزر